



ماہنامہ
سیدھا راستہ
لاہور

(جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۵) شوال المکرم ۱۴۳۲ھ ستمبر ۲۰۱۱ء

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

مطابق

منیر احمد یوسفی (ترجمہ)

بانی سرپرست اعلیٰ:

حکیمہ شکیلہ بیگم سوسائٹی (ریٹائرڈ) پنجاب
محسن اشاعت دین اسلام (ریٹائرڈ) پنجاب

ملنے کا پتہ: جامع مسجد حکیمہ بلاک بی III، گجر پورہ (چائینہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936

سیدھا راستہ

دین حنیف کا ترجمان

لاہور

بیاوگار عالم طبعی فاضل لودھی
پیر طریقت و قطب جلی الشیخ عالم لدنی حضرت علامہ
حاجی محمد یوسف علی گنگینہ
قدس سرہ العزیز

ذہنی انتظام سے حاصل ہونے والا شریعتی، سماجی اور قانونی فیصلہ

مسئلہ اشاعت کا یا تیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد پاکستان

بطل عنایت

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



صفحہ نمبر	موضوع
۱	عہدہ انتظامیہ و خدمت شریف
۲	ادبیات
۳	تفسیر قرآنی
۴	ادبیات و خدمت شریف
۵	نقدی شریف، محکمہ تفسیر ادبیات
۶	نقدی قرآن مجید قرآن مجید
۷	سوانح و حالات سلسلہ سوانح
۸	قرآن مجید اور علم شریف
۹	تفسیر شریف و تفسیر قرآنی
۱۰	قرآن مجید و تفسیر قرآن
۱۱	ادبیات و خدمت شریف، محکمہ تفسیر ادبیات

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روپے	موضوع
2000	الجزائر، ایران، ترکی، عراق
2000	عرب امارات و سعودی عرب
2000	انگلینڈ
2500	کینیڈا، امریکا
300	پاکستان

قیمت فی شمارہ
30 روپے

مفت مکتبہ
مفت مکتبہ
مفت مکتبہ
مفت مکتبہ

http://www.seedharastah.com
info@seedharastah.com

042-36680027-28
042-36680027-28
0300-4274936

ہمارا پاکستان اور سیاسی لوگ

مملکت خدا داد پاکستان رب ذوالجلال والا کرام نے ہمیں ایک عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔ لاکھوں جانوں کی قربانی کے بعد برصغیر کے لوگوں کو اسلام کے نام پر ایک عظیم ملک حاصل ہوا۔ جس کے معرض وجود میں آتے ہی اس کے خلاف یہود و بنو کی سازشیں شروع ہو گئیں۔ جس میں پاکستان کے بدخواہ پاکستانی بھی شامل ہو گئے۔ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد ہی ہر آنے والوں پاکستان کے حق میں ریشہ وانیوں کی وجہ سے اچھا نہیں رہا۔ یہاں تک پاکستان کا مشرقی بازو تبتی بائنی اور غیر متحیدہ قیادت اور مخدہ پرست نولے کی وجہ سے "بگڈ دیش" کی صورت دھار گیا۔

یہ تو رب ذوالجلال والا کرام کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان انہی طاقت بن گیا۔ جس کی وجہ سے یہود و بنو کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ مگر یہود و بنو کو خدا ران پاکستان ڈھونڈنے میں کوئی وقت نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے ایسے لوگ مل رہے ہیں جو ہائشی اور ملازم پاکستان کے ہیں لیکن یہودی و بنودی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ بڑے اہم ذمہ دار عہدوں پر فائز لوگ پاکستان کے مال و دولت پریش و عشرت تو کر رہے ہیں۔ مگر وکالت انڈیا اسرائیل امریکہ کی کرتے ہیں اور یہ تین شیطان ہیں جو پاکستان کو ہر طرح کا نقصان پہنچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اب چوتھا شیطان ان لوگوں کی شکل میں سرگرم ہے جو ان تین شیطانوں کا کاہنہ لیس اور غلام ہے۔

آئے دن سیاستدانوں کی اکثریت پاکستان کے ٹوٹنے کی باتیں کرتی رہتی ہے۔ تعمیری گفتگو کی بجائے مخمزی بیانات جاری کرتے رہتے ہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں کالا باغ و نیم پرائیڈ یا نواز وفاقی وزیر ریلوے نے بیان دیا کہ کالا باغ و نیم ہٹانے سے پہلے پاکستان کو ٹوڑ دیکسی عجیب بات ہے کہ پاکستان کا وفاقی وزیر پاکستان کو توڑنے کا بیان دے رہا ہے اور افسوس صد افسوس کے وفاقی حکومت صدر اور وزیراعظم نے بھارت نواز وزیر کے بیان کا ٹوٹس تک نہیں لیا اور وہ بدستور اپنے عہدے پر برقرار ہے۔

بے حسی اور ہو کا عالم طاری ہے۔ ہر حکمہ ترقی کی بجائے تنزل کا شکار ہے مگر ارکان قومی اسمبلی و سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان و وزیراعظم و وزراء اعلیٰ اور کارکنان حکومت اور آرباب حل و عقد پڑمردگی بے حسی اخلاقی گراوٹوں اور کرپشن میں مبتلا ہیں۔ ہر کوئی دوسرے کو مٹھنے اور ٹوٹنے میں مصروف ہے۔ ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے کچھ کام ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ حکومتی آفرو کی مفت میں پرورش ہو رہی ہے۔ جبکہ عوام الناس ہر قسم کے ظلم کی چکی میں پھنس رہے ہیں۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہو یا سی این بی کی لوڈ شیڈنگ پٹرول کی قیمت ہو یا اشیائے خورد و روٹی کے ریٹ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکے ہیں۔ پبلک سیکٹر سے نئے نئے ڈاکو اور لٹیرے پیدا ہو رہے ہیں۔ آئے دن رازداری اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے۔ پولیس جس نے لوگوں کی حفاظت کرنی ہے اس میں سے کچھ پولیس و زراہ کی حفاظت کر رہی ہے اور کچھ اپنے۔ جبکہ عوام الناس بے رحم اور سنگدل لوگوں کے ہتھے چڑھتے ہیں۔

جو ادارے جس مقصد کے لئے بنے ہیں وہ اپنے فرض منصبی سے بے خبر ہیں۔ سکران بے حسی میں مبتلا ہیں۔ پاکستان جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے، جسے قائد اعظم اسلام کی بحر بگاہ بنا چاہتے تھے، جس کی بنیاد دو قومی نظریے پر ہے اس کو خدا کیا جا رہا ہے۔ مجید نظامی نے کیا ہی چنگی بات کہی ہے کہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ ہے اور ہمیں آزادی پاک نبی ﷺ کی بدولت عطا ہوئی۔ پاکستانی حکمرانوں اور عوام الناس کو ملکی بقاء اور ترقی کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے یہ سارے عہدے اور رتبے پاکستان کی

بدولت ہیں۔ اللہ جل جلالہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہمارے ملک کو تاقیامت قائم رکھے اور یہود و بنیو کے غلاموں کی بجائے نبی کریم ﷺ کے غلاموں کو پاکستان میں جمہوریت اور حکومت عطا فرمائے۔ آمین!

ہمارا رب وحدہ لا شریک ہے

"امن کی آشا" کا پرچار کرنے والی ایک تنظیم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیراعظم پاکستان اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ "جس رب کو بھارتی پوجتے ہیں ہم بھی اسی کو پوجتے ہیں۔" نیز یہ بھی فرمایا کہ پاکستان اور بھارت کی زبان اور ثقافت ایک جیسی ہے اس میں صرف سرحد کی کھیر آگئی ہے۔ اور پھر میاں صاحب نے نہایت تاسف کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ انہی دھماکوں کی نوبت مذہبی آتی تو اچھا تھا۔

سیما کی اس تقریب میں (جس میں بھارتی وفد بھی شریک تھا) تقریر کرتے ہوئے سابق پاکستانی وزیراعظم نے جانے کس ترنگ اور کیفیت میں تھے کہ انہیں اس بات کا قطعاً احساس اور ادراک ہی نہ رہا کہ وہ پاکستان کے اڑنی دشمن بھارت کے لئے اس قدر محبت کا مظاہرہ کر کے نہ صرف نظریہ پاکستان کی ٹٹی کر رہے ہیں بلکہ کسی حد تک اپنے لئے بھی مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحد کی بیجوری کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے جس طرح بھارتی خداؤں کو اپنا خدا قرار دیا ہے اس سے ان کے پاس یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا ہے کہ وہ قیام پاکستان کے پس منظر نظریہ پاکستان اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ادراک بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔ انہوں نے محض بھارتی وفد کو خوش کرنے کے لئے وہ کچھ کہہ دیا جو حقیقت کے خلاف مذہب و ملت کے خلاف تاریخی حقائق و شعور کے خلاف اور برصغیر میں مسلم زعماء کی صدیوں پر محیط دینی و سیاسی جدوجہد کے خلاف ہے۔ پاکستان کی ۶۵ ویں سالگرہ کے موقع پر موصوف کا یہ فرمانا کہ ہماری زبان اور تہذیب و ثقافت ایک ہے، کیا ظالم و جابر ہندو بیٹے سے آزادی اور حصول پاکستان کی تحریک اور تحریک کے قائدین اور بانیان پاکستان کا مذاق اڑانے اور قیام پاکستان کے مقاصد کی بے توقیری نہیں؟ موصوف کو اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ ان کے والدین اور بزرگ کیوں ہجرت کر کے پاکستان آئے؟ اس لئے کہ تقسیم ہند سے قبل متعصب ہندوؤں نے مسلمانوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ ان کو کسی قسم کی مذہبی آزادی نہ تھی اور مذہبی زندگی کی بناء کے لئے ان کو روزگار کے مواقع میسر نہ تھے۔ مسلمان عملاً زندہ در گور ہو کر رہ گئے تھے۔ اس لئے ہجرت کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا ورنہ زبان و ثقافت اس وقت بھی جی جی جی رہے۔

آج جس طرح پاک بھارت سرحد کی کھیر اور انہی دھماکوں پر تاسف اور پشیمانی کا اظہار کیا جا رہا ہے اس سے یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ اب ہندو جیسے کی خصلت و سرشت بدل گئی ہے اور خدا خواستہ بانیان پاکستان سے کوئی تاریخی غلطی سرزد ہوگئی تھی جو انہوں نے ایک طویل جدوجہد و پیہم حاصل سنی کے بعد حصول پاکستان کو یقینی بنایا۔ تا معلوم کن وجوہات کی بناء پر کہا جا رہا ہے کہ کشمیر پر اپنے موقف سے ہٹ جائیں۔ کیا آپ قائداعظم کے اس فرمان کہ "کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے" کو بھٹلانا چاہتے ہیں؟ پاکستان کو اپنے اس اصولی موقف سے ہٹا کر وطن عزیز کا کیا نقشہ بنانا چاہتے ہیں اور پاکستان کی کوئی خدمت سرانجام دے رہے ہیں؟ بھارتی وزیراعظم شری بھارتی واپس لائے اگر ۱۹۹۹ کو مسئلہ کشمیر کے حل کا سال قرار دیا تھا تو اس نے آپ کی ذہنی کیفیت "کہ کاش ہمارے درمیان سرحد کی کھیر نہ ہوتی اور ہم نے انہی دھماکے نہ کئے ہوتے" کو بھائیچے ہوئے کہا ہوگا۔ ورنہ یہ خوش فہمی بلکہ خود فریبی ہے کہ خدا کرات کی میز پر بیٹھ کر ہندو بیٹے کو "کشمیر ہمارا اثاثہ" سمجھ رہے ہیں۔

ذہن میں رہے کہ قائداعظم محمد علی جناح مرحوم طویل عرصہ تک کشمیر وحدت بن کر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان یکجہت اور

اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن جب مسلمانوں کے بنیادی حقوق کے خلاف شہر و پورٹ آئی تو قائد اعظم نے ہندوئیہ کی پدائی کو بھانپتے ہوئے ہندوؤں سے اپنے راستے جدا کر لئے اور فرمایا کہ "مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ ان کا مذہب ان کی تاریخ ان کے رسم و رواج رہن کن اور میل جول کے طریقے مختلف ہیں۔ وہ ایک دوسرے پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شادی بیاہ کا تصور بھی نہیں۔ ہندو گائے کی پرستش کرتے ہیں جبکہ مسلمان گائے ذبح کر کے کھا جاتے ہیں۔ اب یہ کہنا کہ سکھ آگو گوشت کھاتے ہیں اور مسلمان بھی آگو گوشت کھاتے ہیں لہذا ہماری تہذیب و ثقافت ایک ہے۔ فضول سی بات ہے اور اس حقیقت کو بھٹکانے کے مترادف ہے کہ مسلمان صرف حلال جانور کا لہذا جبارک و تعالیٰ کے نام پر ذبح شدہ حلال گوشت کھاتے ہیں جبکہ ہندو اور سکھوں کے نزدیک حلال حرام کی کوئی تفریق نہیں۔ وہ خنزیر اور حرام طریقہ سے جھک کر کے جانور کو مار کر گوشت کھاتے ہیں۔

جہاں تک رب کو پوجنے کی بات ہے تو مسلمان قطعاً اُس رب کو نہیں پوجتے جس کو ہندو یا سکھ پوجتے ہیں۔ اُن کے ہاں ایک نہیں کئی رب ہیں انہوں نے بے شمار رب بن کر رکھے ہیں۔ ان کے نزدیک کائنات کا خالق الگ خدا ہے۔ کائنات کا تہ و براہ کرنے والا الگ خدا ہے اور زندگی کی حفاظت کرنے والا خدا بھی الگ ہے جبکہ الحمد للہ مسلمانوں کا رب وہ ہے جو سب جہاتوں کا خالق و مالک ہے وہ وحدہ لا شریک ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

میاں صاحب کے بارے میں اقل گمان ہے کہ وہ وہی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور نظر۔ پاکستان پر یقین رکھتے ہیں لیکن ان کی ۱۱۳ گت دہلی تقریر پاکستانیت کی بجائے اس ٹولے کی ترجمان معلوم ہوتی ہے جو رد و ازل سے ہی قیام پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا آ رہا ہے۔ اس ٹولے نے قائد اعظم کو سیکرٹریٹ کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا اور اب "اس کی آتما" کا ڈھونگ رچائے بیٹھا ہے۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم نے دو ذوق الفاظ میں فرمایا کہ "ہمارا آئین قرآن ہے ہمارا مقصد و اسلامی خلافت ریاست کا قیام ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہم آقاؐ نے دو جہان علیہ السلام کے غلام ہیں ہم انہیں کے راستے پر چلیں گے۔"

اب میاں صاحب موصوف اپنے بیان سے ادھر ادھر ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس حقیقت کو بھول رہے ہیں کہ اللہ جبارک و تعالیٰ کے بارے میں سیاسی بیان کی کوئی گنجائش نہیں۔ ترویجی بیان اُس کی تلاقی ہرگز نہیں کر سکتے اور نہ ہی معانی بیان کے معنی بدل سکتے ہیں۔ اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ جبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور معافی مانگی جائے اور اسے کھدے کے لئے صدق دل سے توبہ کی جائے۔۔۔۔۔ کسی نے کیا جواب کہا ہے۔

تازہ ہوا کے شوق میں اسے ساکنان شہر

استغناء در بناؤ کے دیوار گھر پڑے

اللہ جبارک و تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین!

جامعہ یوسفیہ برائے طلباء و طالبات

غریب اور یتیم طلباء و طالبات کے لئے تربیتی القرآن، تفسیر قرآن، الشہادۃ الثانیہ خاصۃ الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالیہ کی کلاسز میں فری داخلہ اور ہوسٹل میں رہائش کی سہولت موجود ہے۔

رابطہ کے لئے: یگنیہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، تحصیل جامع مسجد گنبد، ۹۷۷-۸ بلاک بی III، سحر پورہ سکیم لاہور۔ ۰۳۰۰-۴۲۷۴۹۳۶، ۰۴۲-۳۶۸۸۰۰۲۷-۲۸، ۳۶۱۸۷۵۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر یوسفی

از قلم: میر طریقت النعمانی علم لدنی حضرت قبلہ
حاجی محمد یوسف علی ٹھیکر صاحب علیہ الرحمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا مِنْ طَائِفَتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ مِمَّا لَا تَتِمُّونَ
الْحَيَاتِ مِنْهُ تَتَّقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخِيذِهِ إِلَّا أَنْ تُعْمِضُوا فِيهِ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ الشَّيْطَانُ
يَعِدُّكُمْ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُّكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ فَضْلًا ۖ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يُؤْتِي
الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (البقرة: ۲۶۶-۲۶۹)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ داور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص باتیں کا
ارادہ نہ کرو کہ وہ تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ (ﷻ) بے پروا و سہرا ہوا گیا ہے۔
شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ (ﷻ) تم سے بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (ﷻ) وسعت
والاعلم والا ہے۔ اللہ (ﷻ) حکمت عطا فرماتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی۔ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا مِنْ طَائِفَتِ مَا كَسَبْتُمْ "اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اللہ (تبارک
و تعالیٰ) کی راہ میں خرچ کرو۔"

طائفت سے مراد حمد و اور کھری چیزیں۔ قَالَ إِنَّ مَسْعُودَ وَمُجَاهِدَ مِنْ خَلَالَاتِ ۱ "حضرت عبداللہ بن مسعود
(ﷺ) اور حضرت مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس سے مراد حلال چیزیں ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ
أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا
لِمَنْ أَحَبَّ قَسَمَ أَغْطَاهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ وَالَّذِي تَقْبَلُ بِيَدِهِ لَا يُسَلِّمُ عَبْدٌ حَتَّى يُسَلِّمَ قَلْبَهُ وَلِسَانَهُ وَلَا
يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارَهُ بِوَأَيْقَهُ قَالُوا: وَمَا بِوَأَيْقَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: غَشَّةٌ وَعَلَمَةٌ ۚ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا
حَرَامًا قَبْلَ تَصَدُّقٍ مِنْهُ قَبْلَ مِنْهُ وَلَا يَنْفَقُ مِنْهُ فَيَبَارِكَ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرَكَ خَلْفَهُ ظَهْرُهُ إِلَّا كَانَ رِزْقًا إِلَى
الْأُتْرَاقِ لَا يَمْنَحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْنَحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ أَنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْنَحُو الْخَبِيثَ ۚ" ۲

۱ منہجی جلد ۱ ص ۳۲۹۔ ۲ بیان کثیر جلد ۱ ص ۲۸۷۔ ۳ ترمذی جلد ۱ ص ۵۳۹۔ ۴ شرح البیہ جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۵ حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۲۳
مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۹۱۔ ۶ مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۹۹۔ ۷ مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۸ کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۳۳۔ ۹ مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۱۰ منہجی جلد ۱ ص ۳۸۷۔ ۱۱ ابن کثیر
جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۱۲ مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۱۳ مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۰۶۔

دیتے تھے اور خوش بھی کمزور کشتی والے خراب روی چوہاڑوں کا ہوتا۔

حضرت سید بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ النَّاسُ يَتَمَتُّونَ لِمَا رَأَوْا فِي الصَّدَاقَةِ فَتَرَكُوا ۙ ۹ "کچھ لوگ اپنے بدترین پھل لاکر خوش دیتے تھے اُن کے بارے میں یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ فَخِصَاءٌ؟ مَا تَرَى تَعَالَى هَذِهِ الْأَيَّةُ ۙ ۱۰ "نبی (کریم) رؤف ورحیم ﷺ نے صدقہ فطر میں ایک صاع چھوہاڑوں کا حکم فرمایا تو میں خراب چھوہاڑے لے آیا اس پر یہ حکم نازل ہوا۔"

وَلَسْتُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنْ تُعْطُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَنِّي حَبِيبٌ ۝ ۱۱ "اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اُس میں چھم پائی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ ﷻ کے پروا سرا ہوا ہے۔" (مطلب یہ کہ تم اپنے حق میں ردی مال نہیں لیتے اور اللہ (زب الحزت) کی راہ میں ردی مال دیتے ہو۔ آیا کرنے کا قصد بھی نہ کرو) "وہ نبی اور تر فیوں والا ہے۔" (یعنی یہ نہ سمجھنا کہ وہ محتاج ہے نہیں نہیں وہ جو شخص بے نیاز ہے اور تم اس کے محتاج ہو یہ حکم صرف اس لئے ہے کہ کفر یا دنیا کی نعمتوں سے محروم نہ رہیں۔ صدقہ اپنے اچھے حال مال سے نکال کر اللہ ﷻ کے فضل اُس کی بخشش اُس کے کرم اور اُس کی سخاوت پر نظر رکھو۔ وہ اس کا بدلہ اس سے بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر تمہیں عطا فرمائے گا۔ وہ غفل نہیں وہ عالم نہیں وہ حیدر حقیقی ہے۔ تمام وہ اقوال و افعال اور تقدیر شریعت میں اُس کی تعریف ہی کی جاتی ہیں۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

قَالَ النَّحْسَنُ وَتَقَادَرُوا لَوْ وَجَدْتُمْ لَا يَتَّعِ فِي الشُّوقِ مَا أَخَذْتُمْ بِسَعْرِ الْجَبَدِ ۙ ۱۲ "حضرت حسن اور حضرت قتادہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اگر آیا ردی مال تم بازار میں بکرا دیکھتے ہو تو کھرے مال کی قیمت میں اُس کو نہیں خریدتے۔"

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لَوْ كَانَ أَهْدَى ذَلِكَ مَا أَخَذْتُ مَنُوءَةً إِلَّا اسْتَحْيَاءَ مَنْ صَاحِبِهِ وَغَيْظًا فَكَيْفَ تَرْضَوْنَ لِلَّهِ مَا لَا تَرْضَوْنَ لَأَنْفُسِكُمْ هَذَا إِذَا كَانَ الْمَالُ كُلُّهُ جَيْدًا فَلَيْسَ لَهُ إِعْطَاءُ الرَّذَى وَإِنْ كَانَ كُلُّ مَالِهِ وَدَيًّا فَلَا يَأْسُ بِإِعْطَاءِ الرَّذَى وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُ جَيْدًا وَبَعْضُهُ رَذِيًّا فَلْيُعْطِ مَنْ كُنْ جَنْسٍ بِجَنْسِهِ ۙ ۱۳ "اگر ایسا مال تم کو بدی میں بھیجا جاتا ہے تو قبول نہیں کرتے سوائے اس کے بھیجے والے کی شرم ہو تو ناراضگی کے ساتھ لے لیتے ہو تو جو چیز اپنے لئے پسند نہیں وہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) واجب الوجود و مطلق و بیحد و بے حد جل جلالہ کی راہ میں دینا کیوں پسند کرتے ہو؟ ردی مال اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کی ممانعت اُس وقت ہے جب سارا مال کھرا ہو لیکن اگر سب مال ہی خراب ہو تو عشر میں خراب مال دینا ضرور نہیں اگر کچھ مال خراب ہو تو ہر قسم کے مال میں سے کچھ کچھ دینا چاہیے۔"

حضرت عبد اللہ بن حوادہ الفخری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُلْتُ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَلَدَ وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَبْعًا بَهَا نَفْسَهُ وَأَخْرَجَ عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَمْ يَغْطِ الْهَرَمَةَ وَالْأَلْدَرِيَّةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرِيطَةَ وَاللَّيْثَةَ وَلَكِنْ مَنْ وَسَطَ أَمْرُكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرٍّ ۙ ۱۴ "جس نے تین امور کو استیجاب دیا اُس نے ایمان کا

۱۱ مطبوعہ جلد ۱ ص ۳۸۶ - ۱۲ مطبوعہ جلد ۱ ص ۳۸۶ - ۱۳ مطبوعہ جلد ۱ ص ۳۸۶ - ۱۴ مطبوعہ جلد ۱ ص ۳۸۶

جلد ۱ ص ۱۱۱ "السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۱۱ (مختصر) لکھنؤ لکھنؤ ۱۳۶۱ھ - ۱۳۶۲ھ - ۱۳۶۳ھ - ۱۳۶۴ھ - ۱۳۶۵ھ - ۱۳۶۶ھ - ۱۳۶۷ھ - ۱۳۶۸ھ - ۱۳۶۹ھ - ۱۳۷۰ھ - ۱۳۷۱ھ - ۱۳۷۲ھ - ۱۳۷۳ھ - ۱۳۷۴ھ - ۱۳۷۵ھ - ۱۳۷۶ھ - ۱۳۷۷ھ - ۱۳۷۸ھ - ۱۳۷۹ھ - ۱۳۸۰ھ - ۱۳۸۱ھ - ۱۳۸۲ھ - ۱۳۸۳ھ - ۱۳۸۴ھ - ۱۳۸۵ھ - ۱۳۸۶ھ - ۱۳۸۷ھ - ۱۳۸۸ھ - ۱۳۸۹ھ - ۱۳۹۰ھ - ۱۳۹۱ھ - ۱۳۹۲ھ - ۱۳۹۳ھ - ۱۳۹۴ھ - ۱۳۹۵ھ - ۱۳۹۶ھ - ۱۳۹۷ھ - ۱۳۹۸ھ - ۱۳۹۹ھ - ۱۴۰۰ھ - ۱۴۰۱ھ - ۱۴۰۲ھ - ۱۴۰۳ھ - ۱۴۰۴ھ - ۱۴۰۵ھ - ۱۴۰۶ھ - ۱۴۰۷ھ - ۱۴۰۸ھ - ۱۴۰۹ھ - ۱۴۱۰ھ - ۱۴۱۱ھ - ۱۴۱۲ھ - ۱۴۱۳ھ - ۱۴۱۴ھ - ۱۴۱۵ھ - ۱۴۱۶ھ - ۱۴۱۷ھ - ۱۴۱۸ھ - ۱۴۱۹ھ - ۱۴۲۰ھ - ۱۴۲۱ھ - ۱۴۲۲ھ - ۱۴۲۳ھ - ۱۴۲۴ھ - ۱۴۲۵ھ - ۱۴۲۶ھ - ۱۴۲۷ھ - ۱۴۲۸ھ - ۱۴۲۹ھ - ۱۴۳۰ھ - ۱۴۳۱ھ - ۱۴۳۲ھ - ۱۴۳۳ھ - ۱۴۳۴ھ - ۱۴۳۵ھ - ۱۴۳۶ھ - ۱۴۳۷ھ - ۱۴۳۸ھ - ۱۴۳۹ھ - ۱۴۴۰ھ - ۱۴۴۱ھ - ۱۴۴۲ھ - ۱۴۴۳ھ - ۱۴۴۴ھ - ۱۴۴۵ھ - ۱۴۴۶ھ - ۱۴۴۷ھ - ۱۴۴۸ھ - ۱۴۴۹ھ - ۱۴۵۰ھ - ۱۴۵۱ھ - ۱۴۵۲ھ - ۱۴۵۳ھ - ۱۴۵۴ھ - ۱۴۵۵ھ - ۱۴۵۶ھ - ۱۴۵۷ھ - ۱۴۵۸ھ - ۱۴۵۹ھ - ۱۴۶۰ھ - ۱۴۶۱ھ - ۱۴۶۲ھ - ۱۴۶۳ھ - ۱۴۶۴ھ - ۱۴۶۵ھ - ۱۴۶۶ھ - ۱۴۶۷ھ - ۱۴۶۸ھ - ۱۴۶۹ھ - ۱۴۷۰ھ - ۱۴۷۱ھ - ۱۴۷۲ھ - ۱۴۷۳ھ - ۱۴۷۴ھ - ۱۴۷۵ھ - ۱۴۷۶ھ - ۱۴۷۷ھ - ۱۴۷۸ھ - ۱۴۷۹ھ - ۱۴۸۰ھ - ۱۴۸۱ھ - ۱۴۸۲ھ - ۱۴۸۳ھ - ۱۴۸۴ھ - ۱۴۸۵ھ - ۱۴۸۶ھ - ۱۴۸۷ھ - ۱۴۸۸ھ - ۱۴۸۹ھ - ۱۴۹۰ھ - ۱۴۹۱ھ - ۱۴۹۲ھ - ۱۴۹۳ھ - ۱۴۹۴ھ - ۱۴۹۵ھ - ۱۴۹۶ھ - ۱۴۹۷ھ - ۱۴۹۸ھ - ۱۴۹۹ھ - ۱۵۰۰ھ - ۱۵۰۱ھ - ۱۵۰۲ھ - ۱۵۰۳ھ - ۱۵۰۴ھ - ۱۵۰۵ھ - ۱۵۰۶ھ - ۱۵۰۷ھ - ۱۵۰۸ھ - ۱۵۰۹ھ - ۱۵۱۰ھ - ۱۵۱۱ھ - ۱۵۱۲ھ - ۱۵۱۳ھ - ۱۵۱۴ھ - ۱۵۱۵ھ - ۱۵۱۶ھ - ۱۵۱۷ھ - ۱۵۱۸ھ - ۱۵۱۹ھ - ۱۵۲۰ھ - ۱۵۲۱ھ - ۱۵۲۲ھ - ۱۵۲۳ھ - ۱۵۲۴ھ - ۱۵۲۵ھ - ۱۵۲۶ھ - ۱۵۲۷ھ - ۱۵۲۸ھ - ۱۵۲۹ھ - ۱۵۳۰ھ - ۱۵۳۱ھ - ۱۵۳۲ھ - ۱۵۳۳ھ - ۱۵۳۴ھ - ۱۵۳۵ھ - ۱۵۳۶ھ - ۱۵۳۷ھ - ۱۵۳۸ھ - ۱۵۳۹ھ - ۱۵۴۰ھ - ۱۵۴۱ھ - ۱۵۴۲ھ - ۱۵۴۳ھ - ۱۵۴۴ھ - ۱۵۴۵ھ - ۱۵۴۶ھ - ۱۵۴۷ھ - ۱۵۴۸ھ - ۱۵۴۹ھ - ۱۵۵۰ھ - ۱۵۵۱ھ - ۱۵۵۲ھ - ۱۵۵۳ھ - ۱۵۵۴ھ - ۱۵۵۵ھ - ۱۵۵۶ھ - ۱۵۵۷ھ - ۱۵۵۸ھ - ۱۵۵۹ھ - ۱۵۶۰ھ - ۱۵۶۱ھ - ۱۵۶۲ھ - ۱۵۶۳ھ - ۱۵۶۴ھ - ۱۵۶۵ھ - ۱۵۶۶ھ - ۱۵۶۷ھ - ۱۵۶۸ھ - ۱۵۶۹ھ - ۱۵۷۰ھ - ۱۵۷۱ھ - ۱۵۷۲ھ - ۱۵۷۳ھ - ۱۵۷۴ھ - ۱۵۷۵ھ - ۱۵۷۶ھ - ۱۵۷۷ھ - ۱۵۷۸ھ - ۱۵۷۹ھ - ۱۵۸۰ھ - ۱۵۸۱ھ - ۱۵۸۲ھ - ۱۵۸۳ھ - ۱۵۸۴ھ - ۱۵۸۵ھ - ۱۵۸۶ھ - ۱۵۸۷ھ - ۱۵۸۸ھ - ۱۵۸۹ھ - ۱۵۹۰ھ - ۱۵۹۱ھ - ۱۵۹۲ھ - ۱۵۹۳ھ - ۱۵۹۴ھ - ۱۵۹۵ھ - ۱۵۹۶ھ - ۱۵۹۷ھ - ۱۵۹۸ھ - ۱۵۹۹ھ - ۱۶۰۰ھ - ۱۶۰۱ھ - ۱۶۰۲ھ - ۱۶۰۳ھ - ۱۶۰۴ھ - ۱۶۰۵ھ - ۱۶۰۶ھ - ۱۶۰۷ھ - ۱۶۰۸ھ - ۱۶۰۹ھ - ۱۶۱۰ھ - ۱۶۱۱ھ - ۱۶۱۲ھ - ۱۶۱۳ھ - ۱۶۱۴ھ - ۱۶۱۵ھ - ۱۶۱۶ھ - ۱۶۱۷ھ - ۱۶۱۸ھ - ۱۶۱۹ھ - ۱۶۲۰ھ - ۱۶۲۱ھ - ۱۶۲۲ھ - ۱۶۲۳ھ - ۱۶۲۴ھ - ۱۶۲۵ھ - ۱۶۲۶ھ - ۱۶۲۷ھ - ۱۶۲۸ھ - ۱۶۲۹ھ - ۱۶۳۰ھ - ۱۶۳۱ھ - ۱۶۳۲ھ - ۱۶۳۳ھ - ۱۶۳۴ھ - ۱۶۳۵ھ - ۱۶۳۶ھ - ۱۶۳۷ھ - ۱۶۳۸ھ - ۱۶۳۹ھ - ۱۶۴۰ھ - ۱۶۴۱ھ - ۱۶۴۲ھ - ۱۶۴۳ھ - ۱۶۴۴ھ - ۱۶۴۵ھ - ۱۶۴۶ھ - ۱۶۴۷ھ - ۱۶۴۸ھ - ۱۶۴۹ھ - ۱۶۵۰ھ - ۱۶۵۱ھ - ۱۶۵۲ھ - ۱۶۵۳ھ - ۱۶۵۴ھ - ۱۶۵۵ھ - ۱۶۵۶ھ - ۱۶۵۷ھ - ۱۶۵۸ھ - ۱۶۵۹ھ - ۱۶۶۰ھ - ۱۶۶۱ھ - ۱۶۶۲ھ - ۱۶۶۳ھ - ۱۶۶۴ھ - ۱۶۶۵ھ - ۱۶۶۶ھ - ۱۶۶۷ھ - ۱۶۶۸ھ - ۱۶۶۹ھ - ۱۶۷۰ھ - ۱۶۷۱ھ - ۱۶۷۲ھ - ۱۶۷۳ھ - ۱۶۷۴ھ - ۱۶۷۵ھ - ۱۶۷۶ھ - ۱۶۷۷ھ - ۱۶۷۸ھ - ۱۶۷۹ھ - ۱۶۸۰ھ - ۱۶۸۱ھ - ۱۶۸۲ھ - ۱۶۸۳ھ - ۱۶۸۴ھ - ۱۶۸۵ھ - ۱۶۸۶ھ - ۱۶۸۷ھ - ۱۶۸۸ھ - ۱۶۸۹ھ - ۱۶۹۰ھ - ۱۶۹۱ھ - ۱۶۹۲ھ - ۱۶۹۳ھ - ۱۶۹۴ھ - ۱۶۹۵ھ - ۱۶۹۶ھ - ۱۶۹۷ھ - ۱۶۹۸ھ - ۱۶۹۹ھ - ۱۷۰۰ھ - ۱۷۰۱ھ - ۱۷۰۲ھ - ۱۷۰۳ھ - ۱۷۰۴ھ - ۱۷۰۵ھ - ۱۷۰۶ھ - ۱۷۰۷ھ - ۱۷۰۸ھ - ۱۷۰۹ھ - ۱۷۱۰ھ - ۱۷۱۱ھ - ۱۷۱۲ھ - ۱۷۱۳ھ - ۱۷۱۴ھ - ۱۷۱۵ھ - ۱۷۱۶ھ - ۱۷۱۷ھ - ۱۷۱۸ھ - ۱۷۱۹ھ - ۱۷۲۰ھ - ۱۷۲۱ھ - ۱۷۲۲ھ - ۱۷۲۳ھ - ۱۷۲۴ھ - ۱۷۲۵ھ - ۱۷۲۶ھ - ۱۷۲۷ھ - ۱۷۲۸ھ - ۱۷۲۹ھ - ۱۷۳۰ھ - ۱۷۳۱ھ - ۱۷۳۲ھ - ۱۷۳۳ھ - ۱۷۳۴ھ - ۱۷۳۵ھ - ۱۷۳۶ھ - ۱۷۳۷ھ - ۱۷۳۸ھ - ۱۷۳۹ھ - ۱۷۴۰ھ - ۱۷۴۱ھ - ۱۷۴۲ھ - ۱۷۴۳ھ - ۱۷۴۴ھ - ۱۷۴۵ھ - ۱۷۴۶ھ - ۱۷۴۷ھ - ۱۷۴۸ھ - ۱۷۴۹ھ - ۱۷۵۰ھ - ۱۷۵۱ھ - ۱۷۵۲ھ - ۱۷۵۳ھ - ۱۷۵۴ھ - ۱۷۵۵ھ - ۱۷۵۶ھ - ۱۷۵۷ھ - ۱۷۵۸ھ - ۱۷۵۹ھ - ۱۷۶۰ھ - ۱۷۶۱ھ - ۱۷۶۲ھ - ۱۷۶۳ھ - ۱۷۶۴ھ - ۱۷۶۵ھ - ۱۷۶۶ھ - ۱۷۶۷ھ - ۱۷۶۸ھ - ۱۷۶۹ھ - ۱۷۷۰ھ - ۱۷۷۱ھ - ۱۷۷۲ھ - ۱۷۷۳ھ - ۱۷۷۴ھ - ۱۷۷۵ھ - ۱۷۷۶ھ - ۱۷۷۷ھ - ۱۷۷۸ھ - ۱۷۷۹ھ - ۱۷۸۰ھ - ۱۷۸۱ھ - ۱۷۸۲ھ - ۱۷۸۳ھ - ۱۷۸۴ھ - ۱۷۸۵ھ - ۱۷۸۶ھ - ۱۷۸۷ھ - ۱۷۸۸ھ - ۱۷۸۹ھ - ۱۷۹۰ھ - ۱۷۹۱ھ - ۱۷۹۲ھ - ۱۷۹۳ھ - ۱۷۹۴ھ - ۱۷۹۵ھ - ۱۷۹۶ھ - ۱۷۹۷ھ - ۱۷۹۸ھ - ۱۷۹۹ھ - ۱۸۰۰ھ - ۱۸۰۱ھ - ۱۸۰۲ھ - ۱۸۰۳ھ - ۱۸۰۴ھ - ۱۸۰۵ھ - ۱۸۰۶ھ - ۱۸۰۷ھ - ۱۸۰۸ھ - ۱۸۰۹ھ - ۱۸۱۰ھ - ۱۸۱۱ھ - ۱۸۱۲ھ - ۱۸۱۳ھ - ۱۸۱۴ھ - ۱۸۱۵ھ - ۱۸۱۶ھ - ۱۸۱۷ھ - ۱۸۱۸ھ - ۱۸۱۹ھ - ۱۸۲۰ھ - ۱۸۲۱ھ - ۱۸۲۲ھ - ۱۸۲۳ھ - ۱۸۲۴ھ - ۱۸۲۵ھ - ۱۸۲۶ھ - ۱۸۲۷ھ - ۱۸۲۸ھ - ۱۸۲۹ھ - ۱۸۳۰ھ - ۱۸۳۱ھ - ۱۸۳۲ھ - ۱۸۳۳ھ - ۱۸۳۴ھ - ۱۸۳۵ھ - ۱۸۳۶ھ - ۱۸۳۷ھ - ۱۸۳۸ھ - ۱۸۳۹ھ - ۱۸۴۰ھ - ۱۸۴۱ھ - ۱۸۴۲ھ - ۱۸۴۳ھ - ۱۸۴۴ھ - ۱۸۴۵ھ - ۱۸۴۶ھ - ۱۸۴۷ھ - ۱۸۴۸ھ - ۱۸۴۹ھ - ۱۸۵۰ھ - ۱۸۵۱ھ - ۱۸۵۲ھ - ۱۸۵۳ھ - ۱۸۵۴ھ - ۱۸۵۵ھ - ۱۸۵۶ھ - ۱۸۵۷ھ - ۱۸۵۸ھ - ۱۸۵۹ھ - ۱۸۶۰ھ - ۱۸۶۱ھ - ۱۸۶۲ھ - ۱۸۶۳ھ - ۱۸۶۴ھ - ۱۸۶۵ھ - ۱۸۶۶ھ - ۱۸۶۷ھ - ۱۸۶۸ھ - ۱۸۶۹ھ - ۱۸۷۰ھ - ۱۸۷۱ھ - ۱۸۷۲ھ - ۱۸۷۳ھ - ۱۸۷۴ھ - ۱۸۷۵ھ - ۱۸۷۶ھ - ۱۸۷۷ھ - ۱۸۷۸ھ - ۱۸۷۹ھ - ۱۸۸۰ھ - ۱۸۸۱ھ - ۱۸۸۲ھ - ۱۸۸۳ھ - ۱۸۸۴ھ - ۱۸۸۵ھ - ۱۸۸۶ھ - ۱۸۸۷ھ - ۱۸۸۸ھ - ۱۸۸۹ھ - ۱۸۹۰ھ - ۱۸۹۱ھ - ۱۸۹۲ھ - ۱۸۹۳ھ - ۱۸۹۴ھ - ۱۸۹۵ھ - ۱۸۹۶ھ - ۱۸۹۷ھ - ۱۸۹۸ھ - ۱۸۹۹ھ - ۱۹۰۰ھ - ۱۹۰۱ھ - ۱۹۰۲ھ - ۱۹۰۳ھ - ۱۹۰۴ھ - ۱۹۰۵ھ - ۱۹۰۶ھ - ۱۹۰۷ھ - ۱۹۰۸ھ - ۱۹۰۹ھ - ۱۹۱۰ھ - ۱۹۱۱ھ - ۱۹۱۲ھ - ۱۹۱۳ھ - ۱۹۱۴ھ - ۱۹۱۵ھ - ۱۹۱۶ھ - ۱۹۱۷ھ - ۱۹۱۸ھ - ۱۹۱۹ھ - ۱۹۲۰ھ - ۱۹۲۱ھ - ۱۹۲۲ھ - ۱۹۲۳ھ - ۱۹۲۴ھ - ۱۹۲۵ھ - ۱۹۲۶ھ - ۱۹۲۷ھ - ۱۹۲۸ھ - ۱۹۲۹ھ - ۱۹۳۰ھ - ۱۹۳۱ھ - ۱۹۳۲ھ - ۱۹۳۳ھ - ۱۹۳۴ھ - ۱۹۳۵ھ - ۱۹۳۶ھ - ۱۹۳۷ھ - ۱۹۳۸ھ - ۱۹۳۹ھ - ۱۹۴۰ھ - ۱۹۴۱ھ - ۱۹۴۲ھ - ۱۹۴۳ھ - ۱۹۴۴ھ - ۱۹۴۵ھ - ۱۹۴۶ھ - ۱۹۴۷ھ - ۱۹۴۸ھ - ۱۹۴۹ھ - ۱۹۵۰ھ - ۱۹۵۱ھ - ۱۹۵۲ھ - ۱۹۵۳ھ - ۱۹۵۴ھ - ۱۹۵۵ھ - ۱۹۵۶ھ - ۱۹۵۷ھ - ۱۹۵۸ھ - ۱۹۵۹ھ - ۱۹۶۰ھ - ۱۹۶۱ھ - ۱۹۶۲ھ - ۱۹۶۳ھ - ۱۹۶۴ھ - ۱۹۶۵ھ - ۱۹۶۶ھ - ۱۹۶۷ھ - ۱۹۶۸ھ - ۱۹۶۹ھ - ۱۹۷۰ھ - ۱۹۷۱ھ - ۱۹۷۲ھ - ۱۹۷۳ھ - ۱۹۷۴ھ - ۱۹۷۵ھ - ۱۹۷۶ھ - ۱۹۷۷ھ - ۱۹۷۸ھ - ۱۹۷۹ھ - ۱۹۸۰ھ - ۱۹۸۱ھ - ۱۹۸۲ھ - ۱۹۸۳ھ - ۱۹۸۴ھ - ۱۹۸۵ھ - ۱۹۸۶ھ - ۱۹۸۷ھ - ۱۹۸۸ھ - ۱۹۸۹ھ - ۱۹۹۰ھ - ۱۹۹۱ھ - ۱۹۹۲ھ - ۱۹۹۳ھ - ۱۹۹۴ھ - ۱۹۹۵ھ - ۱۹۹۶ھ - ۱۹۹۷ھ - ۱۹۹۸ھ - ۱۹۹۹ھ - ۲۰۰۰ھ - ۲۰۰۱ھ - ۲۰۰۲ھ - ۲۰۰۳ھ - ۲۰۰۴ھ - ۲۰۰۵ھ - ۲۰۰۶ھ - ۲۰۰۷ھ - ۲۰۰۸ھ - ۲۰۰۹ھ - ۲۰۱۰ھ - ۲۰۱۱ھ - ۲۰۱۲ھ - ۲۰۱۳ھ - ۲۰۱۴ھ - ۲۰۱۵ھ - ۲۰۱۶ھ - ۲۰۱۷ھ - ۲۰۱۸ھ - ۲۰۱۹ھ - ۲۰۲۰ھ - ۲۰۲۱ھ - ۲۰۲۲ھ - ۲۰۲۳ھ - ۲۰۲۴ھ - ۲۰۲۵ھ - ۲۰۲۶ھ - ۲۰۲۷ھ - ۲۰۲۸ھ - ۲۰۲۹ھ - ۲۰۳۰ھ - ۲۰۳۱ھ - ۲۰۳۲ھ - ۲۰۳۳ھ - ۲۰۳۴ھ - ۲۰۳۵ھ - ۲۰۳۶ھ - ۲۰۳۷ھ - ۲۰۳۸ھ - ۲۰۳۹ھ - ۲۰۴۰ھ - ۲۰۴۱ھ - ۲۰۴۲ھ - ۲۰۴۳ھ - ۲۰۴۴ھ - ۲۰۴۵ھ - ۲۰۴۶ھ - ۲۰۴۷ھ - ۲۰۴۸ھ - ۲۰۴۹ھ - ۲۰۵۰ھ - ۲۰۵۱ھ - ۲۰۵۲ھ - ۲۰۵۳ھ - ۲۰۵۴ھ - ۲۰۵۵ھ - ۲۰۵۶ھ - ۲۰۵۷ھ - ۲۰۵۸ھ - ۲۰۵۹ھ - ۲۰۶۰ھ - ۲۰۶۱ھ - ۲۰۶۲ھ - ۲۰۶۳ھ - ۲۰۶۴ھ - ۲۰۶۵ھ - ۲۰۶۶ھ - ۲۰۶۷ھ - ۲۰۶۸ھ - ۲۰۶۹ھ - ۲۰۷۰ھ - ۲۰۷۱ھ - ۲۰۷۲ھ - ۲۰۷۳ھ - ۲۰۷۴ھ - ۲۰۷۵ھ - ۲۰۷۶ھ - ۲۰۷۷ھ - ۲۰۷۸ھ - ۲۰۷۹ھ - ۲۰۸۰ھ - ۲۰۸۱ھ - ۲۰۸۲ھ - ۲۰۸۳ھ - ۲۰۸۴ھ - ۲۰۸۵ھ - ۲۰۸۶ھ - ۲۰۸۷ھ - ۲۰۸۸ھ - ۲۰۸۹ھ - ۲۰۹۰ھ - ۲۰۹۱ھ - ۲۰۹۲ھ - ۲۰۹۳ھ - ۲۰۹۴ھ - ۲۰۹۵ھ - ۲۰۹۶ھ - ۲۰۹۷ھ - ۲۰۹۸ھ - ۲۰۹۹ھ - ۲۱۰۰ھ - ۲۱۰۱ھ - ۲۱۰۲ھ - ۲۱۰۳ھ - ۲۱۰۴ھ - ۲۱۰۵ھ - ۲۱۰۶ھ - ۲۱۰۷ھ - ۲۱۰۸ھ - ۲۱۰۹ھ - ۲۱۱۰ھ - ۲۱۱۱ھ - ۲۱۱۲ھ - ۲۱۱۳ھ - ۲۱۱۴ھ - ۲۱۱۵ھ - ۲۱۱۶ھ - ۲۱۱۷ھ - ۲۱۱۸ھ - ۲۱۱۹ھ - ۲۱۲۰ھ - ۲۱۲۱ھ - ۲۱۲۲ھ - ۲۱۲۳ھ - ۲۱۲۴ھ - ۲۱۲۵ھ - ۲۱۲۶ھ - ۲۱۲۷ھ - ۲۱۲۸ھ - ۲۱۲۹ھ - ۲۱۳۰ھ - ۲۱۳۱ھ - ۲۱۳۲ھ - ۲۱۳۳ھ - ۲۱۳۴ھ - ۲۱۳۵ھ - ۲۱۳۶ھ - ۲۱۳۷ھ - ۲۱۳۸ھ - ۲۱۳۹ھ - ۲۱۴۰ھ - ۲۱۴۱ھ - ۲۱۴۲ھ - ۲۱۴۳ھ - ۲۱۴۴ھ - ۲۱۴۵ھ - ۲۱۴۶ھ - ۲۱۴۷ھ - ۲۱۴۸ھ - ۲۱۴۹ھ - ۲۱۵۰ھ - ۲۱۵۱ھ - ۲۱۵۲ھ - ۲۱۵۳ھ - ۲۱۵۴ھ - ۲۱۵۵ھ - ۲۱۵۶ھ - ۲۱۵۷ھ - ۲۱۵۸ھ - ۲۱۵۹ھ - ۲۱۶۰ھ - ۲۱۶۱ھ - ۲۱۶۲ھ - ۲۱۶۳ھ - ۲۱۶۴ھ - ۲۱۶۵ھ - ۲۱۶۶ھ - ۲۱۶۷ھ - ۲۱۶۸ھ - ۲۱۶۹ھ - ۲۱۷۰ھ - ۲۱۷۱ھ - ۲۱۷۲ھ - ۲۱۷۳ھ - ۲۱۷۴ھ - ۲۱۷۵ھ - ۲۱۷۶ھ - ۲۱۷۷ھ - ۲۱۷۸ھ - ۲۱۷۹ھ - ۲۱۸۰ھ - ۲۱۸۱ھ - ۲۱۸۲ھ - ۲۱۸۳ھ - ۲۱۸۴ھ - ۲۱۸۵ھ - ۲۱۸۶ھ - ۲۱۸۷ھ - ۲۱۸۸ھ - ۲۱۸۹ھ - ۲۱۹۰ھ - ۲۱۹۱ھ - ۲۱۹۲ھ - ۲۱۹۳ھ - ۲۱۹۴ھ - ۲۱۹۵ھ - ۲۱۹۶ھ - ۲۱۹۷ھ - ۲۱۹۸ھ - ۲۱۹۹ھ - ۲۲۰۰ھ - ۲۲۰۱ھ - ۲۲۰۲ھ - ۲۲۰۳ھ - ۲۲۰۴ھ - ۲۲۰۵ھ - ۲۲۰۶ھ - ۲۲۰۷ھ - ۲۲۰۸ھ - ۲۲۰۹ھ - ۲۲۱۰ھ - ۲۲۱۱ھ - ۲۲۱۲ھ - ۲۲۱۳ھ - ۲۲۱۴ھ - ۲۲۱۵ھ - ۲۲۱۶ھ - ۲۲۱۷ھ - ۲۲۱۸ھ - ۲۲۱۹ھ - ۲۲۲۰ھ - ۲۲۲۱ھ - ۲۲۲۲ھ - ۲۲۲۳ھ - ۲۲۲۴ھ - ۲۲۲۵ھ - ۲۲۲۶ھ - ۲۲۲۷ھ - ۲۲۲۸ھ - ۲۲۲۹ھ - ۲۲۳۰ھ - ۲۲۳۱ھ - ۲۲۳۲ھ - ۲۲۳۳ھ - ۲۲۳۴ھ - ۲۲۳۵ھ - ۲۲۳۶ھ - ۲۲۳۷ھ - ۲۲۳۸ھ - ۲۲۳۹ھ - ۲۲۴۰ھ - ۲۲۴۱ھ - ۲۲۴۲ھ - ۲۲۴۳ھ - ۲۲۴۴ھ - ۲۲۴۵ھ - ۲۲۴۶ھ - ۲۲۴۷ھ - ۲۲۴۸ھ - ۲۲۴۹ھ - ۲۲۵۰ھ - ۲۲۵۱ھ - ۲۲۵۲ھ - ۲۲۵۳ھ - ۲۲۵۴ھ - ۲۲۵۵ھ - ۲۲۵۶ھ - ۲۲۵۷ھ - ۲۲۵۸ھ - ۲۲۵۹ھ - ۲۲۶۰ھ - ۲۲۶۱ھ - ۲۲۶۲ھ - ۲۲۶۳ھ - ۲۲۶۴ھ - ۲۲۶۵ھ - ۲۲۶۶ھ - ۲۲۶۷ھ - ۲۲۶۸ھ - ۲۲۶۹ھ - ۲۲۷۰ھ - ۲۲۷۱ھ - ۲۲۷۲ھ - ۲۲۷۳ھ - ۲۲۷۴ھ - ۲۲۷۵ھ - ۲۲۷۶ھ - ۲۲۷۷ھ - ۲۲۷۸ھ - ۲۲۷۹ھ - ۲۲۸۰ھ - ۲۲۸۱ھ - ۲۲۸۲ھ - ۲۲۸۳ھ - ۲۲۸۴ھ - ۲۲۸۵ھ - ۲۲۸۶ھ - ۲۲۸۷ھ - ۲۲۸۸ھ - ۲۲۸۹ھ - ۲۲۹۰ھ - ۲۲۹۱ھ - ۲۲۹۲ھ - ۲۲۹۳ھ - ۲۲۹۴ھ - ۲۲۹۵ھ - ۲۲۹۶ھ - ۲۲۹۷ھ - ۲۲۹۸ھ - ۲

واللہ یحییہ (۱) اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت (اور یہ گواہی دی) کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (۲) اپنے مال کی ذکوۃ ہر سال خوش دلی سے ادا کی جو اس پر کشادگی کی وجہ سے واجب ہے (۳) نہ لوڑھا جاوے نہ رو یا ہو نہ مریض جاوے نہ بیمار ہو نہ بیمار اور نہ بیمار مال دیا ہو لیکن اپنے درمیانے مال سے دو کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تقیم سے بہت بہتر مال کا فرمایا ہے اور نہ تمہیں بڑے مال دینے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم رضی اللہ عنہ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا میں ایک شخص کے پاس سے گزرا تو اس نے میرے لئے مال جمع کیا میں نے اس کے مال میں بطور ذکوۃ بہت خاص لازم پائی۔ میں نے اسے کہا تمہارے بہت خاص لازم ہے اس نے کہا اس کا تہ وہ وہ ہے اور نہ وہ سواری کے قافلے کے لیکن یہ جو میں تمہیں دے رہا ہوں ایک عظیم موتی اونٹنی ہے تم یہ لے لو۔ میں نے اس سے کہا میں وہ نہیں لوں گا جس کے لینے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا۔ رسول کریم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اسے پاس قریب ہی تشریف رکھتے ہیں اگر تو پسند کرے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیش کر۔ چنانچہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا اور رسول کریم رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور مسئلہ عرض کیا رسول کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر تو خوشی سے پیش کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا اور ہم بھی اسے قبول فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹنی لینے کا حکم فرمایا اور اس شخص کو برکت کی دعا عطا فرمائی۔“

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول کریم رضی اللہ عنہ نے باہر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس چھری بھی تھی۔ مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے (جو لوگ اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے لاتے تھے) ان میں ایک خوشہ روٹی بھجور کا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر چھری ماری اور فرمایا: ”مَا يَصْنَعُ صَاحِبُهُ لَوْ تَصَدَّقَ بِطَائِبٍ مِنْ هَذِهِ أَنْ صَاحِبَ هَذِهِ لَيَأْكُلَ الْخَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ ۱۵ ”اگر اس کا مالک اس سے اچھی کھجور صدقہ کرتا تو اسے نقصان نہ ہوتا۔ ان کھجوروں کے مالک قیامت کے روز روٹی کھجوریں کھائیں گے۔“

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ”شیطان تمہیں مفلسی کا اندیشہ دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔“ معلوم ہوا کہ نیک کام میں خرچ کرنے میں خیر کی کا خوف اور بڑے کاموں میں دلیری سے خرچ کرنا شیطانی دوسرے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ الکریم ان رشتہ داروں دوستوں اور بہن بھائیوں کے مشوروں سے محفوظ فرمائے جو شادی بیاہ کے موقع پر نہی اور ہمدردانہ رسومات پر خرچ کرنے کی رائے دیتے ہیں۔ جو نہی اور غیر اسلامی اور غیر شرعی رسومات پر خرچ کرنے کا مشورہ دینے میں وہ مشکل آسانی میں شیطان ہیں۔

وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ ”اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ الکریم) تم سے بخشش اور اپنے فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (تعالیٰ) اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے فضل کو وسیع کرنے والا اور جاننے والا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: ”مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْتَوِلَانِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلَّهِمْ أَعْطِنَا خُلُقًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِنَا مَمَتًا تَلْفًا“ ۱۶ ”جو روز دوشنبے زمین پر اترتے ہیں ان میں سے ایک اللہ (خیر الخلقین جل جلالہ) کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتا ہے اے میرے اللہ (جل جلالہ) خرچ کرنے والے کو

۱۵۔ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۵۶ حدیث نمبر ۱۲۵۲۳-۱۲۵۲۴-۱۲۵۲۵-۱۲۵۲۶-۱۲۵۲۷-۱۲۵۲۸-۱۲۵۲۹-۱۲۵۳۰-۱۲۵۳۱-۱۲۵۳۲-۱۲۵۳۳-۱۲۵۳۴-۱۲۵۳۵-۱۲۵۳۶-۱۲۵۳۷-۱۲۵۳۸-۱۲۵۳۹-۱۲۵۴۰-۱۲۵۴۱-۱۲۵۴۲-۱۲۵۴۳-۱۲۵۴۴-۱۲۵۴۵-۱۲۵۴۶-۱۲۵۴۷-۱۲۵۴۸-۱۲۵۴۹-۱۲۵۵۰-۱۲۵۵۱-۱۲۵۵۲-۱۲۵۵۳-۱۲۵۵۴-۱۲۵۵۵-۱۲۵۵۶-۱۲۵۵۷-۱۲۵۵۸-۱۲۵۵۹-۱۲۵۶۰-۱۲۵۶۱-۱۲۵۶۲-۱۲۵۶۳-۱۲۵۶۴-۱۲۵۶۵-۱۲۵۶۶-۱۲۵۶۷-۱۲۵۶۸-۱۲۵۶۹-۱۲۵۷۰-۱۲۵۷۱-۱۲۵۷۲-۱۲۵۷۳-۱۲۵۷۴-۱۲۵۷۵-۱۲۵۷۶-۱۲۵۷۷-۱۲۵۷۸-۱۲۵۷۹-۱۲۵۸۰-۱۲۵۸۱-۱۲۵۸۲-۱۲۵۸۳-۱۲۵۸۴-۱۲۵۸۵-۱۲۵۸۶-۱۲۵۸۷-۱۲۵۸۸-۱۲۵۸۹-۱۲۵۹۰-۱۲۵۹۱-۱۲۵۹۲-۱۲۵۹۳-۱۲۵۹۴-۱۲۵۹۵-۱۲۵۹۶-۱۲۵۹۷-۱۲۵۹۸-۱۲۵۹۹-۱۲۶۰۰-۱۲۶۰۱-۱۲۶۰۲-۱۲۶۰۳-۱۲۶۰۴-۱۲۶۰۵-۱۲۶۰۶-۱۲۶۰۷-۱۲۶۰۸-۱۲۶۰۹-۱۲۶۱۰-۱۲۶۱۱-۱۲۶۱۲-۱۲۶۱۳-۱۲۶۱۴-۱۲۶۱۵-۱۲۶۱۶-۱۲۶۱۷-۱۲۶۱۸-۱۲۶۱۹-۱۲۶۲۰-۱۲۶۲۱-۱۲۶۲۲-۱۲۶۲۳-۱۲۶۲۴-۱۲۶۲۵-۱۲۶۲۶-۱۲۶۲۷-۱۲۶۲۸-۱۲۶۲۹-۱۲۶۳۰-۱۲۶۳۱-۱۲۶۳۲-۱۲۶۳۳-۱۲۶۳۴-۱۲۶۳۵-۱۲۶۳۶-۱۲۶۳۷-۱۲۶۳۸-۱۲۶۳۹-۱۲۶۴۰-۱۲۶۴۱-۱۲۶۴۲-۱۲۶۴۳-۱۲۶۴۴-۱۲۶۴۵-۱۲۶۴۶-۱۲۶۴۷-۱۲۶۴۸-۱۲۶۴۹-۱۲۶۵۰-۱۲۶۵۱-۱۲۶۵۲-۱۲۶۵۳-۱۲۶۵۴-۱۲۶۵۵-۱۲۶۵۶-۱۲۶۵۷-۱۲۶۵۸-۱۲۶۵۹-۱۲۶۶۰-۱۲۶۶۱-۱۲۶۶۲-۱۲۶۶۳-۱۲۶۶۴-۱۲۶۶۵-۱۲۶۶۶-۱۲۶۶۷-۱۲۶۶۸-۱۲۶۶۹-۱۲۶۷۰-۱۲۶۷۱-۱۲۶۷۲-۱۲۶۷۳-۱۲۶۷۴-۱۲۶۷۵-۱۲۶۷۶-۱۲۶۷۷-۱۲۶۷۸-۱۲۶۷۹-۱۲۶۸۰-۱۲۶۸۱-۱۲۶۸۲-۱۲۶۸۳-۱۲۶۸۴-۱۲۶۸۵-۱۲۶۸۶-۱۲۶۸۷-۱۲۶۸۸-۱۲۶۸۹-۱۲۶۹۰-۱۲۶۹۱-۱۲۶۹۲-۱۲۶۹۳-۱۲۶۹۴-۱۲۶۹۵-۱۲۶۹۶-۱۲۶۹۷-۱۲۶۹۸-۱۲۶۹۹-۱۲۷۰۰-۱۲۷۰۱-۱۲۷۰۲-۱۲۷۰۳-۱۲۷۰۴-۱۲۷۰۵-۱۲۷۰۶-۱۲۷۰۷-۱۲۷۰۸-۱۲۷۰۹-۱۲۷۱۰-۱۲۷۱۱-۱۲۷۱۲-۱۲۷۱۳-۱۲۷۱۴-۱۲۷۱۵-۱۲۷۱۶-۱۲۷۱۷-۱۲۷۱۸-۱۲۷۱۹-۱۲۷۲۰-۱۲۷۲۱-۱۲۷۲۲-۱۲۷۲۳-۱۲۷۲۴-۱۲۷۲۵-۱۲۷۲۶-۱۲۷۲۷-۱۲۷۲۸-۱۲۷۲۹-۱۲۷۳۰-۱۲۷۳۱-۱۲۷۳۲-۱۲۷۳۳-۱۲۷۳۴-۱۲۷۳۵-۱۲۷۳۶-۱۲۷۳۷-۱۲۷۳۸-۱۲۷۳۹-۱۲۷۴۰-۱۲۷۴۱-۱۲۷۴۲-۱۲۷۴۳-۱۲۷۴۴-۱۲۷۴۵-۱۲۷۴۶-۱۲۷۴۷-۱۲۷۴۸-۱۲۷۴۹-۱۲۷۵۰-۱۲۷۵۱-۱۲۷۵۲-۱۲۷۵۳-۱۲۷۵۴-۱۲۷۵۵-۱۲۷۵۶-۱۲۷۵۷-۱۲۷۵۸-۱۲۷۵۹-۱۲۷۶۰-۱۲۷۶۱-۱۲۷۶۲-۱۲۷۶۳-۱۲۷۶۴-۱۲۷۶۵-۱۲۷۶۶-۱۲۷۶۷-۱۲۷۶۸-۱۲۷۶۹-۱۲۷۷۰-۱۲۷۷۱-۱۲۷۷۲-۱۲۷۷۳-۱۲۷۷۴-۱۲۷۷۵-۱۲۷۷۶-۱۲۷۷۷-۱۲۷۷۸-۱۲۷۷۹-۱۲۷۸۰-۱۲۷۸۱-۱۲۷۸۲-۱۲۷۸۳-۱۲۷۸۴-۱۲۷۸۵-۱۲۷۸۶-۱۲۷۸۷-۱۲۷۸۸-۱۲۷۸۹-۱۲۷۹۰-۱۲۷۹۱-۱۲۷۹۲-۱۲۷۹۳-۱۲۷۹۴-۱۲۷۹۵-۱۲۷۹۶-۱۲۷۹۷-۱۲۷۹۸-۱۲۷۹۹-۱۲۸۰۰-۱۲۸۰۱-۱۲۸۰۲-۱۲۸۰۳-۱۲۸۰۴-۱۲۸۰۵-۱۲۸۰۶-۱۲۸۰۷-۱۲۸۰۸-۱۲۸۰۹-۱۲۸۱۰-۱۲۸۱۱-۱۲۸۱۲-۱۲۸۱۳-۱۲۸۱۴-۱۲۸۱۵-۱۲۸۱۶-۱۲۸۱۷-۱۲۸۱۸-۱۲۸۱۹-۱۲۸۲۰-۱۲۸۲۱-۱۲۸۲۲-۱۲۸۲۳-۱۲۸۲۴-۱۲۸۲۵-۱۲۸۲۶-۱۲۸۲۷-۱۲۸۲۸-۱۲۸۲۹-۱۲۸۳۰-۱۲۸۳۱-۱۲۸۳۲-۱۲۸۳۳-۱۲۸۳۴-۱۲۸۳۵-۱۲۸۳۶-۱۲۸۳۷-۱۲۸۳۸-۱۲۸۳۹-۱۲۸۴۰-۱۲۸۴۱-۱۲۸۴۲-۱۲۸۴۳-۱۲۸۴۴-۱۲۸۴۵-۱۲۸۴۶-۱۲۸۴۷-۱۲۸۴۸-۱۲۸۴۹-۱۲۸۵۰-۱۲۸۵۱-۱۲۸۵۲-۱۲۸۵۳-۱۲۸۵۴-۱۲۸۵۵-۱۲۸۵۶-۱۲۸۵۷-۱۲۸۵۸-۱۲۸۵۹-۱۲۸۶۰-۱۲۸۶۱-۱۲۸۶۲-۱۲۸۶۳-۱۲۸۶۴-۱۲۸۶۵-۱۲۸۶۶-۱۲۸۶۷-۱۲۸۶۸-۱۲۸۶۹-۱۲۸۷۰-۱۲۸۷۱-۱۲۸۷۲-۱۲۸۷۳-۱۲۸۷۴-۱۲۸۷۵-۱۲۸۷۶-۱۲۸۷۷-۱۲۸۷۸-۱۲۸۷۹-۱۲۸۸۰-۱۲۸۸۱-۱۲۸۸۲-۱۲۸۸۳-۱۲۸۸۴-۱۲۸۸۵-۱۲۸۸۶-۱۲۸۸۷-۱۲۸۸۸-۱۲۸۸۹-۱۲۸۹۰-۱۲۸۹۱-۱۲۸۹۲-۱۲۸۹۳-۱۲۸۹۴-۱۲۸۹۵-۱۲۸۹۶-۱۲۸۹۷-۱۲۸۹۸-۱۲۸۹۹-۱۲۹۰۰-۱۲۹۰۱-۱۲۹۰۲-۱۲۹۰۳-۱۲۹۰۴-۱۲۹۰۵-۱۲۹۰۶-۱۲۹۰۷-۱۲۹۰۸-۱۲۹۰۹-۱۲۹۱۰-۱۲۹۱۱-۱۲۹۱۲-۱۲۹۱۳-۱۲۹۱۴-۱۲۹۱۵-۱۲۹۱۶-۱۲۹۱۷-۱۲۹۱۸-۱۲۹۱۹-۱۲۹۲۰-۱۲۹۲۱-۱۲۹۲۲-۱۲۹۲۳-۱۲۹۲۴-۱۲۹۲۵-۱۲۹۲۶-۱۲۹۲۷-۱۲۹۲۸-۱۲۹۲۹-۱۲۹۳۰-۱۲۹۳۱-۱۲۹۳۲-۱۲۹۳۳-۱۲۹۳۴-۱۲۹۳۵-۱۲۹۳۶-۱۲۹۳۷-۱۲۹۳۸-۱۲۹۳۹-۱۲۹۴۰-۱۲۹۴۱-۱۲۹۴۲-۱۲۹۴۳-۱۲۹۴۴-۱۲۹۴۵-۱۲۹۴۶-۱۲۹۴۷-۱۲۹۴۸-۱۲۹۴۹-۱۲۹۵۰-۱۲۹۵۱-۱۲۹۵۲-۱۲۹۵۳-۱۲۹۵۴-۱۲۹۵۵-۱۲۹۵۶-۱۲۹۵۷-۱۲۹۵۸-۱۲۹۵۹-۱۲۹۶۰-۱۲۹۶۱-۱۲۹۶۲-۱۲۹۶۳-۱۲۹۶۴-۱۲۹۶۵-۱۲۹۶۶-۱۲۹۶۷-۱۲۹۶۸-۱۲۹۶۹-۱۲۹۷۰-۱۲۹۷۱-۱۲۹۷۲-۱۲۹۷۳-۱۲۹۷۴-۱۲۹۷۵-۱۲۹۷۶-۱۲۹۷۷-۱۲۹۷۸-۱۲۹۷۹-۱۲۹۸۰-۱۲۹۸۱-۱۲۹۸۲-۱۲۹۸۳-۱۲۹۸۴-۱۲۹۸۵-۱۲۹۸۶-۱۲۹۸۷-۱۲۹۸۸-۱۲۹۸۹-۱۲۹۹۰-۱۲۹۹۱-۱۲۹۹۲-۱۲۹۹۳-۱۲۹۹۴-۱۲۹۹۵-۱۲۹۹۶-۱۲۹۹۷-۱۲۹۹۸-۱۲۹۹۹-۱۳۰۰۰-۱۳۰۰۱-۱۳۰۰۲-۱۳۰۰۳-۱۳۰۰۴-۱۳۰۰۵-۱۳۰۰۶-۱۳۰۰۷-۱۳۰۰۸-۱۳۰۰۹-۱۳۰۱۰-۱۳۰۱۱-۱۳۰۱۲-۱۳۰۱۳-۱۳۰۱۴-۱۳۰۱۵-۱۳۰۱۶-۱۳۰۱۷-۱۳۰۱۸-۱۳۰۱۹-۱۳۰۲۰-۱۳۰۲۱-۱۳۰۲۲-۱۳۰۲۳-۱۳۰۲۴-۱۳۰۲۵-۱۳۰۲۶-۱۳۰۲۷-۱۳۰۲۸-۱۳۰۲۹-۱۳۰۳۰-۱۳۰۳۱-۱۳۰۳۲-۱۳۰۳۳-۱۳۰۳۴-۱۳۰۳۵-۱۳۰۳۶-۱۳۰۳۷-۱۳۰۳۸-۱۳۰۳۹-۱۳۰۴۰-۱۳۰۴۱-۱۳۰۴۲-۱۳۰۴۳-۱۳۰۴۴-۱۳۰۴۵-۱۳۰۴۶-۱۳۰۴۷-۱۳۰۴۸-۱۳۰۴۹-۱۳۰۵۰-۱۳۰۵۱-۱۳۰۵۲-۱۳۰۵۳-۱۳۰۵۴-۱۳۰۵۵-۱۳۰۵۶-۱۳۰۵۷-۱۳۰۵۸-۱۳۰۵۹-۱۳۰۶۰-۱۳۰۶۱-۱۳۰۶۲-۱۳۰۶۳-۱۳۰۶۴-۱۳۰۶۵-۱۳۰۶۶-۱۳۰۶۷-۱۳۰۶۸-۱۳۰۶۹-۱۳۰۷۰-۱۳۰۷۱-۱۳۰۷۲-۱۳۰۷۳-۱۳۰۷۴-۱۳۰۷۵-۱۳۰۷۶-۱۳۰۷۷-۱۳۰۷۸-۱۳۰۷۹-۱۳۰۸۰-۱۳۰۸۱-۱۳۰۸۲-۱۳۰۸۳-۱۳۰۸۴-۱۳۰۸۵-۱۳۰۸۶-۱۳۰۸۷-۱۳۰۸۸-۱۳۰۸۹-۱۳۰۹۰-۱۳۰۹۱-۱۳۰۹۲-۱۳۰۹۳-۱۳۰۹۴-۱۳۰۹۵-۱۳۰۹۶-۱۳۰۹۷-۱۳۰۹۸-۱۳۰۹۹-۱۳۱۰۰-۱۳۱۰۱-۱۳۱۰۲-۱۳۱۰۳-۱۳۱۰۴-۱۳۱۰۵-۱۳۱۰۶-۱۳۱۰۷-۱۳۱۰۸-۱۳۱۰۹-۱۳۱۱۰-۱۳۱۱۱-۱۳۱۱۲-۱۳۱۱۳-۱۳۱۱۴-۱۳۱۱۵-۱۳۱۱۶-۱۳۱۱۷-۱۳۱۱۸-۱۳۱۱۹-۱۳۱۲۰-۱۳۱۲۱-۱۳۱۲۲-۱۳۱۲۳-۱۳۱۲۴-۱۳۱۲۵-۱۳۱۲۶-۱۳۱۲۷-۱۳۱۲۸-۱۳۱۲۹-۱۳۱۳۰-۱۳۱۳۱-۱۳۱۳۲-۱۳۱۳۳-۱۳۱۳۴-۱۳۱۳۵-۱۳۱۳۶-۱۳۱۳۷-۱۳۱۳۸-۱۳۱۳۹-۱۳۱۴۰-۱۳۱۴۱-۱۳۱۴۲-۱۳۱۴۳-۱۳۱۴۴-۱۳۱۴۵-۱۳۱۴۶-۱۳۱۴۷-۱۳۱۴۸-۱۳۱۴۹-۱۳۱۵۰-۱۳۱۵۱-۱۳۱۵۲-۱۳۱۵۳-۱۳۱۵۴-۱۳۱۵۵-۱۳۱۵۶-۱۳۱۵۷-۱۳۱۵۸-۱۳۱۵۹-۱۳۱۶۰-۱۳۱۶۱-۱۳۱۶۲-۱۳۱۶۳-۱۳۱۶۴-۱۳۱۶۵-۱۳۱۶۶-۱۳۱۶۷-۱۳۱۶۸-۱۳۱۶۹-۱۳۱۷۰-۱۳۱۷۱-۱۳۱۷۲-۱۳۱۷۳-۱۳۱۷۴-۱۳۱۷۵-۱۳۱۷۶-۱۳۱۷۷-۱۳۱۷۸-۱۳۱۷۹-۱۳۱۸۰-۱۳۱۸۱-۱۳۱۸۲-۱۳۱۸۳-۱۳۱۸۴-۱۳۱۸۵-۱۳۱۸۶-۱۳۱۸۷-۱۳۱۸۸-۱۳۱۸۹-۱۳۱۹۰-۱۳۱۹۱-۱۳۱۹۲-۱۳۱۹۳-۱۳۱۹۴-۱۳۱۹۵-۱۳۱۹۶-۱۳۱۹۷-۱۳۱۹۸-۱۳۱۹۹-۱۳۲۰۰-۱۳۲۰۱-۱۳۲۰۲-۱۳۲۰۳-۱۳۲۰۴-۱۳۲۰۵-۱۳۲۰۶-۱۳۲۰۷-۱۳۲۰۸-۱۳۲۰۹-۱۳۲۱۰-۱۳۲۱۱-۱۳۲۱۲-۱۳۲۱۳-۱۳۲۱۴-۱۳۲۱۵-۱۳۲۱۶-۱۳۲۱۷-۱۳۲۱۸-۱۳۲۱۹-۱۳۲۲۰-۱۳۲۲۱-۱۳۲۲۲-۱۳۲۲۳-۱۳۲۲۴-۱۳۲۲۵-۱۳۲۲۶-۱۳۲۲۷-۱۳۲۲۸-۱۳۲۲۹-۱۳۲۳۰-۱۳۲۳۱-۱۳۲۳۲-۱۳۲۳۳-۱۳۲۳۴-۱۳۲۳۵-۱۳۲۳۶-۱۳۲۳۷-۱۳۲۳۸-۱۳۲۳۹-۱۳۲۴۰-۱۳۲۴۱-۱۳۲۴۲-۱۳۲۴۳-۱۳۲۴۴-۱۳۲۴۵-۱۳۲۴۶-۱۳۲۴۷-۱۳۲۴۸-۱۳۲۴۹-۱۳۲۵۰-۱۳۲۵۱-۱۳۲۵۲-۱۳۲۵۳-۱۳۲۵۴-۱۳۲۵۵-۱۳۲۵۶-۱۳۲۵۷-۱۳۲۵۸-۱۳۲۵۹-۱۳۲۶۰-۱۳۲۶۱-۱۳۲۶۲-۱۳۲۶۳-۱۳۲۶۴-۱۳۲۶۵-۱۳۲۶۶-۱۳۲۶۷-۱۳۲۶۸-۱۳۲۶۹-۱۳۲۷۰-۱۳۲۷۱-۱۳۲۷۲-۱۳۲۷۳-۱۳۲۷۴-۱۳۲۷۵-۱۳۲۷۶-۱۳۲۷۷-۱۳۲۷۸-۱۳۲۷۹-۱۳۲۸۰-۱۳۲۸۱-۱۳۲۸۲-۱۳۲۸۳-۱۳۲۸۴-۱۳۲۸۵-۱۳۲۸۶-۱۳۲۸۷-۱۳۲۸۸-۱۳۲۸۹-۱۳۲۹۰-۱۳۲۹۱-۱۳۲۹۲-۱۳۲۹۳-۱۳۲۹۴-۱۳۲۹۵-۱۳۲۹۶-۱۳۲۹۷-۱۳۲۹۸-۱۳۲۹۹-۱۳۳۰۰-۱۳۳۰۱-۱۳۳۰۲-۱۳۳۰۳-۱۳۳۰۴-۱۳۳۰۵-۱۳۳۰۶-۱۳۳۰۷-۱۳۳۰۸-۱۳۳۰۹-۱۳۳۱۰-۱۳۳۱۱-۱۳۳۱۲-۱۳۳۱۳-۱۳۳۱۴-۱۳۳۱۵-۱۳۳۱۶-۱۳۳۱۷-۱۳۳۱۸-۱۳۳۱۹-۱۳۳۲۰-۱۳۳۲۱-۱۳۳۲۲-۱۳۳۲۳-۱۳۳۲۴-۱۳۳۲۵-۱۳۳۲۶-۱۳۳۲۷-۱۳۳۲۸-۱۳۳۲۹-۱۳۳۳۰-۱۳۳۳۱-۱۳۳۳۲-۱۳۳۳۳-۱۳۳۳۴-۱۳۳۳۵-۱۳۳۳۶-۱۳۳۳۷-۱۳۳۳۸-۱۳۳۳۹-۱۳۳۴۰-۱۳۳۴۱-۱۳۳۴۲-۱۳۳۴۳-۱۳۳۴۴-۱۳۳۴۵-۱۳۳۴۶-۱۳۳۴۷-۱۳۳۴۸-۱۳۳۴۹-۱۳۳۵۰-۱۳۳۵۱-۱۳۳۵۲-۱۳۳۵۳-۱۳۳۵۴-۱۳۳۵۵-۱۳۳۵۶-۱۳۳۵۷-۱۳۳۵۸-۱۳۳۵۹-۱۳۳۶۰-۱۳۳۶۱-۱۳۳۶۲-۱۳۳۶۳-۱۳۳۶۴-۱۳۳۶۵-۱۳۳۶۶-۱۳۳۶۷-۱۳۳۶۸-۱۳۳۶۹-۱۳۳۷۰-۱۳۳۷۱-۱۳۳۷۲-۱۳۳۷۳-۱۳۳۷۴-۱۳۳۷۵-۱۳۳۷۶-۱۳۳۷۷-۱۳۳۷۸-۱۳۳۷۹-۱۳۳۸۰-۱۳۳۸۱-۱۳۳۸۲-۱۳۳۸۳-۱۳۳۸۴-۱۳۳۸۵-۱۳۳۸۶-۱۳۳۸۷-۱۳۳۸۸-۱۳۳۸۹-۱۳۳۹۰-۱۳۳۹۱-۱۳۳۹۲-۱۳۳۹۳-۱۳۳۹۴-۱۳۳۹۵-۱۳۳۹۶-۱۳۳۹۷-۱۳۳۹۸-۱۳۳۹۹-۱۳۴۰۰-۱۳۴۰۱-۱۳۴۰۲-۱۳۴۰۳-۱۳۴۰۴-۱۳۴۰۵-۱۳۴۰۶-۱۳۴۰۷-۱۳۴۰۸-۱۳۴۰۹-۱۳۴۱۰-۱۳۴۱۱-۱۳۴۱۲-۱۳۴۱۳-۱۳۴۱۴-۱۳۴۱۵-۱۳۴۱۶-۱۳۴۱۷-۱۳۴۱۸-۱۳۴۱۹-۱۳۴۲۰-۱۳۴۲۱-۱۳۴۲۲-۱۳۴۲۳-۱۳۴۲۴-۱۳۴۲۵-۱۳۴۲۶-۱۳۴۲۷-۱۳۴۲۸-۱۳۴۲۹-۱۳۴۳۰-۱۳۴۳۱-۱۳۴۳۲-۱۳۴۳۳-۱۳۴۳۴-۱۳۴۳۵-۱۳۴۳۶-۱۳۴۳۷-۱۳۴۳۸-۱۳۴۳۹-۱۳۴۴۰-۱۳۴۴۱-۱۳۴۴۲-۱۳۴۴۳-۱۳۴۴۴-۱۳۴۴۵-۱۳۴۴۶-۱۳۴۴۷-۱۳۴۴۸-۱۳۴۴۹-۱۳۴۵۰-۱۳۴۵۱-۱۳۴۵۲-۱۳۴۵۳-۱۳۴۵۴-۱۳۴۵۵-۱۳۴۵۶-۱۳۴۵۷-۱۳۴۵۸-۱۳۴۵۹-۱۳۴۶۰-۱۳۴۶۱-۱۳۴۶۲-۱۳۴۶۳-۱۳۴۶۴-۱۳۴۶۵-۱۳۴۶۶-۱۳۴۶۷-۱۳۴۶۸-۱۳۴۶۹-۱۳۴۷۰-۱۳۴۷۱-۱۳۴۷۲-۱۳۴۷۳-۱۳۴۷۴-۱۳۴۷۵-۱۳۴۷۶-۱۳۴۷۷-۱۳۴۷۸-۱۳۴۷۹-۱۳۴۸۰-۱۳۴۸۱-۱۳۴۸۲-۱۳۴۸۳-۱۳۴۸۴-۱۳۴۸۵-۱۳۴۸۶-۱۳۴

يَتَصَوَّرُ إِلَّا بِالْوَحْيِ فَهُوَ لِلْأَنْبِيَاءِ إِصْلَافٌ وَلْيَغْيُرْهُمْ وَرَافَةٌ ۲۲ "حکمت سے مراد صحیح نفع دینے والا علم ہے اور اس کے مطابق عمل جو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیسوط و بے حد جل جلالہ) کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ایسا علم بغیر وحی حاصل نہیں ہو سکتا اور وحی انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس آتی ہے۔ لہذا سب سے پہلے حکمت انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل ہوتی ہے اور غیروں یعنی غیر انبیاء کو نبیوں علیہم السلام کی وراثت کے طور پر حاصل ہوتی ہے۔"

وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ط "اور جس کو حکمت عطا فرمائی گئی بلاشبہ اس کو بہت بڑی خیر کثیر عطا فرمائی۔" خیر تو بن عیسیٰ کو عطا کر رہی ہے یعنی ایسی خیر جس کے اوپر دونوں جہانوں کی بھلائیاں موجود ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى خَلْقِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا ۲۳ "دو اشخاص قابل رشک ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مال دیا اور اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرے وہ جسے حکمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی اس کے ساتھ فیصلے کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔"

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ يُؤَدِّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُ فِي الدُّنْيِ وَأَسْمَا أَمَّا قَابِئِهِمُ وَاللَّهُ يَفْعَلُ ۲۴ "اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بیسوط و بے حد جل جلالہ) جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین (کے سائل) کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) مجھے عطا فرماتا ہے۔"

قابل رشک انسان:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم روف و رحمہ ﷺ نے فرمایا: "دو کے سوا کسی میں رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) مال عطا فرمائے اور وہ اسے اچھی جگہ پر لگا دے دوسرا وہ شخص جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) علم عطا فرمائے تو وہ اس سے (صحیح صحیح) فیصلے کرے اور (وہ علم) لوگوں کو سکھائے۔" ۲۵

رشک اور حسد:

رشک اور حسد دو مختلف چیزیں ہیں۔ دوسروں کو طی ہوئی نعمتوں کو دیکھ کر خوش ہونا اُن کے لئے قائم رہنے کی دعا کرنا اور اپنے لئے بھی ویسی نعمت اور خوشی چاہنا دوسروں کو خوش حال دیکھ کر خوش ہونا اور خیر کی دعا کرنا "رشک" کہلاتا ہے۔ "حسد" مطلقاً حرام ہے۔ کسی کو ملنے والی نعمت پر جھٹنا اور زوال چاہنا حسد کہلاتا ہے۔ دوسرے کے زوال اور اپنے لئے ویسی ہی خواہش "حسد" ہے جو بہت بڑا عیب ہے۔ یہی وہ عیب ہے جس سے شیطان مارا گیا۔

علم حسد نہیں سکھاتا۔ حسد علم کی نئی کرتا ہے۔ جہاں صحیح علم ہوگا وہاں حسد نہیں ہوگا اور جہاں حسد ہوگا وہاں نوری علم نہیں ہوگا۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم روف و رحمہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ

۲۲ ملکی جلد ۱ ص ۳۸۔ ۲۳ ابن کثیر جلد ۱ ص ۴۷ بخاری حدیث نمبر ۵۰۲۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۰۸ الترمذی جلد ۱ ص ۹۸ شرح السنہ جلد ۱ ص ۵۰۰۔

۲۳ بخاری جلد ۱ ص ۱۶ مسلم حدیث نمبر ۱۰۳۷۱ مسند احمد جلد ۱ ص ۹۲ ترمذی ۲۶۳۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۰۸ دارقطنی جلد ۱ ص ۳۱ جلد ۱ ص ۲۹ مستدرک حاکم جلد ۳

حدیث نمبر ۱۲۸ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۲۰ شرح السنہ جلد ۱ ص ۲۲۸۔ ۲۴ بخاری جلد ۱ ص ۱۷۱ حدیث نمبر ۳۷۳۷ مسلم حدیث نمبر ۸۱۲۲۶۸ مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۲۲ حدیث نمبر ۷۰۰ نمبر ۲۰

جلد ۱ ص ۱۸۸ مسند احمد جلد ۱ ص ۳۳۲ مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۳۔

درکس حدیث شریف

(اسلام آباد ریڈیو اسٹیشن سے انٹرنیٹ پر ۳ اگست کو نشر ہوا)

از قلم: جمیر احمد یوسفی (لاہور)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهْنٌ قَبْلَ لَيْلٍ ۚ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ کی بندہوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو لیکن جب وہ نکلے تو خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف سے معلوم ہو رہا ہے کہ عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے اور انہیں مسجد جانے سے روکنا نہیں چاہئے مگر یہ احتیاط بھی ہے کہ بناؤ سنگھار کر کے خوشبو لگا کر اور آواز دار زیور پہن کر نہ جائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے قَالَ سَمِعْتُ حَتَّىٰ أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ لَأَتَقَبَّلَ صَلَوةَ امْرَأَةٍ تَطِيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتَّىٰ تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنْ الْحَنَاءِ ۚ فرماتے ہیں میں نے اپنے پیارے محبوب نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوگی جو مسجد کیلئے خوشبو لگائے ہوئی ہو (اگر کسی عورت نے سارے جسم پر خوشبوٹی ہوئی ہو تو مسجد میں آنے کیلئے نہ جائے اور اس قدر مل کر نہ جائے جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے تاکہ خوشبو کا اثر بالکل جاتا رہے۔

عورتوں کا خوشبو لگا کر مجلس سے گزرتا اللہ ﷻ کا در رسول

کریم ﷺ روئے درجیم ﷺ کی لگاؤ مبارک میں کس قدر محبوب ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک سے اندازہ ہو سکتا ہے آپ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ روئے درجیم ﷺ نے فرمایا إِنَّ الْمَرْءَةَ إِذَا اسْتَطَرَّتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً ۚ عورت جب خوشبو لگا کر مجلس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ہے ایسی ہے یعنی بدکار۔

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیان فرماتے ہوئے سنا: لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَىٰ مَا اخَذَتِ النِّسَاءُ لَمَسْتَعْنَنَ الْمَسْجِدَ كَمَا مَسْنَعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لَعَمْرُؤُا نِسَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَعْنَى الْمَسْجِدِ قَالَتْ نَعَمْ ۚ اگر رسول اللہ ﷺ اس موقع پر ظاہری زمانہ حیات میں اس (بناؤ سنگھار) کو دیکھ لیتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد آنے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ فرمایا ہاں۔

موجودہ دور میں عورتوں کی نمود و نمائش بناؤ سنگھار نیم عریاں لباس اور بازاروں میں بے راہرو لوگوں کی کثرت خصوصیت کے ساتھ اس کا تقاضا کرتی ہے کہ عورتوں کو گھروں میں پابند رکھا جائے اور شمع خاندان کو چراغ محفل بننے سے روکا جائے۔

عورت اپنے خاوند کی اجازت سے والدین کی زیارت آقا رب کی عیادت اور تعزیت کیلئے پردہ کے اہتمام کے ساتھ باہر جاسکتی ہے یا پھر حج کیلئے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ جاسکتی ہے۔

۱۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۵۹۵۵ شرح السنہ جلد ۱ ص ۲۶۶ مسند امام جلد ۱ ص ۱۲۳۶ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۳۳۱ صحیح ابن خزمہ حدیث نمبر ۱۹۷۹ المعجم الاثری جلد ۱ ص ۳۳۳ معتق عبد الرزاق حدیث نمبر ۵۱۲۱ کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۳۳۳ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۳۶۳۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۹۲ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۱۷۱ ترمذی حدیث نمبر ۵۱۲۱ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۲۰ مسند امام جلد ۱ ص ۱۲۳۶ امرۃ جلد ۱ ص ۱۳۶ معجم میں خوشبو لگانا صحیح نہیں اگر گھر میں غیر محرم بھی رہتے ہیں جیسے والدین یا بچہ یا کسی احتیاط کو کہ غیر محرم مردوں کو خوشبو نہ لگانا صحیح ہے مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۹۵ امرۃ جلد ۱ ص ۱۳۶ ترمذی حدیث نمبر ۵۸۹۶ مسند امام جلد ۱ ص ۳۶۹۳ صحیح ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۲۵۶ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۳۳ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۵۵۵ حدیث نمبر ۱۲۷۱ مسند رک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۹۶۱ مسلم جلد ۱ ص ۱۸۳ حدیث نمبر ۹۰۱۔

اس کے علاوہ عورت کو قَرَنَ فِیْ بُیُوتِکُنَّ (الاحزاب: ۳۳) "اپنے گھروں میں رہو" کے حکم کے مطابق گھر کی چار دیواری میں رہنا چاہئے اور نماز گھر میں پڑھنی چاہئے۔

حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔
"میں کہتا ہوں کہ اگر ائمہ ابوحنیفہ، حضرت سیدہ عائشہ

صدیقہ علیہا السلام اس زمانے میں عورتوں کے ایک آپ میں طرح طرح کی بدعات اور منکرات کو دیکھ لیتیں تو اس سے بھی زیادہ شدت سے عورتوں کے مساجد جانے کا انکار کر دیتیں" خصوصاً شرکی خواتین کا ایک آپ۔ کیونکہ اس کی خرابیاں بیان سے باہر ہیں اور آج کل بیوی پار میں جس طرح عورتیں ایک آپ کرتی ہیں اگر علامہ عینی علیہ الرحمہ اس کا مشاہدہ کر لیتے تو اسے حیرت کے بے ہوش ہو جاتے۔

حضرت زید بن خالد علیہ السلام سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَمْنَعُوا إِيَّائِنا اللّٰہَ مَسَاجِدَہِا وَلَکِن لَّیْخْرُجُنَّ وَهُنَّ تَفْلَاتُ "اللہ عزوجل کی بندگیوں کو اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو عورتوں کو چاہئے کہ وہ بغیر خوشبو لگائے جائیں۔ ہر چند کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے

وقت خوشبو لگائے بغیر عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے لیکن آپ ﷺ نے عورتوں کے گھر میں نماز پڑھنے کو بھی ترجیح فرمائی ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے۔

حضرت ائمہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خَیْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ فَعَرَبُ بَنُو نِہَیْنِ عورتوں کی بہترین مسجد اُن کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے

ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صَلَّوْۃُ الْمَوَافِقِیْ بَیْتِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَّوْۃِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا وَصَلَّوْۃُہَا فِیْ مُخَدَّعِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَّوْۃِہَا فِیْ بَیْتِہَا "عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حویلی میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

حضرت ائمہ حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ہمارے شوہر ہم کو آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا گھر وہاں نماز پڑھنا بہتر ہے اور تمہارا بیرون کی گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا بیرون کی گھر میں نماز پڑھنا حویلیوں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا حویلیوں میں نماز پڑھنا بیعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بہت بوزہ عورت فجر اور عیدین کی نمازوں میں جا سکتی ہے اور اس کے سوا اور کسی نماز میں نہیں جا سکتی۔

حضرت امام احمد حضرت امام مالک حضرت امام شافعی حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ جو ان یا خو بصورت عورت کو مسجد میں جانے سے مطلقاً منع کرتے ہیں اور بوزہ عورتوں کو تمام اوقات میں مسجد میں جانے کی اجازت دیتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ بوزہ عورت کو رات کے اندھیرے میں مسجد میں جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

جب خواتین حج و عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ اور بکرمہ شریف جاتی ہیں تو وہ وہاں خصوصی رعایت کی وجہ سے تقریباً تمام نمازیں (باقی صفحہ نمبر ۱۹ کا کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

۱۔ شرح صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۲۲ (چھاپہ قریب یک سال لاہور)۔ ۲۔ الترمذی و الترمذی جلد ۱ ص ۲۲۸ منہ رحمہ جلد ۲ ص ۲۹۷۔ ۳۔ ابن کثیر فی التبیان جلد ۱ ص ۳۳۳۔ ۴۔ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۵۔ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۶۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۷۔ مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۸۔ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۹۔ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۰۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۱۔ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۲۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۳۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۴۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۵۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۶۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۷۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۸۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۱۹۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۲۰۔ ابن خلیکان جلد ۱ ص ۲۰۹۔

بخاری شریف (اہلسنت)

بحوالہ

تیسیر الباری (ابودریث)

(ادارو)

دونوں آنکھوں کے درمیان سے نور کا نکلتا:

۵۔ دوس ایک قوم ہے یمن میں طفیل بن عمرو اسی قوم میں سے تھے۔ اُن کو "ذوالنور" بھی کہتے ہیں، وہ اُن کر مسلمان ہو گئے تو آنحضرت نے اُن کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اُن کا باپ مسلمان ہوا، ماں مسلمان نہ ہوئی۔ اور قوم والوں نے بھی اُس کا کہا نہ مانا، صرف ابو ہریرہؓ نے مانا۔ اُس وقت طفیل آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ "دوس" کے لیے بددعا کیجئے آپ نے دُعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دوس کے لوگوں کو ہدایت کی آپ کی دُعا قبول ہوئی۔ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے آنحضرت سے کچھ نشانی چاہی۔ آپ نے دُعا کی یا اللہ طفیل کو نور دے۔ اُن کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سے ایک نور نکلتا جو رات کو روشن ہو جاتا۔ ابن کلبی نے کہا حبیب بن عمرو دوس کا حاکم تھا اُس کی عمر تین سو برس تھی وہ مکہ آدھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور مسلمان ہو گیا اُس کے ساتھی بھی مسلمان ہو گئے۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۵۳۵ من و عن)

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ:

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں اُمّی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جب اودار میں فرمایا: اَلْزَمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اَلْمِائَةُ عَشْرًا شَهْرًا اَرْبَعَةٌ يَوْمًا اَرْبَعَةٌ حَزْمٌ ثَلَاثَةٌ مَضَوَّالِثَ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمُ وَرَجَبٌ

مَضَوَّالِثَ يَنْبَغِي جُمَادَى وَشَعْبَانَ "ترجمہ بخاری شریف" بخاری شریف میں آگیا جس حال پر اُس دن تھا جب اللہ جا کر وہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے تھے۔ سال کے بارہ ماہ ہیں اس میں چار ماہ حرام ہیں۔ اُن میں تین مہینے متصل ہیں (پے درپے ہیں) وہ ذیقعدہ ذوالحجہ اور محرم الحرام ہیں اور چوتھا مہینہ رجب المرجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان المعظم کے درمیان ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اَیُّ شَہْرِ هَذَا؟ "یہ کون سا مہینہ ہے؟" قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ "ہم نے عرض کیا اللہ (ﷻ) اور اُس کے رسول (ﷺ) خوب جانتے ہیں۔" اِس کے بعد آپ ﷺ خاموش رہے۔ حَتَّى طَلَبْنَا اَللَّهَ سَيَسْئَلُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ "جی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اس مہینے کا کوئی اور نام بارشاد فرمائیں گے۔ پھر فرمایا: اَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟ "کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں؟" ہم نے عرض کیا جی ہاں! یقیناً یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ "یہ کون سا شہر ہے؟" ہم نے عرض کیا: اَللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ "اللہ (ﷻ) اور اُس کے رسول (ﷺ) خوب جانتے ہیں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب و احترام تھا کہ انہوں نے خیال کیا شاید نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اس شہر کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! یہ مکہ مکرمہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اَللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ۔ "اللہ (ﷻ) اور اُس کے رسول (ﷺ) خوب جانتے ہیں۔" آپ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ اِس دن کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اَلَيْسَ يَوْمُ النُّجُومِ؟ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! حضور ﷺ نے شک یہ قربانی کا دن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تَوَابٌ لَّنِ اَوْ فِئَاءٌ لِّمَاءٍ كُمْ وَأَمْوَالُكُمْ "تمہارے آپس کے (مسلمانوں کے) خون اور مال۔" (یعنی

دیناً..... مع ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل فرمادیا اور تم پر اپنی نعمت پوری فرمادی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا“ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا (عید کا دن تو وہ دن ہے کہ لوگوں میں بھی ہے) میں یہ جانتا ہوں اُجھاں یہ آیت (مبارک) رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ آیت (مبارک) اُس وقت اُتری جب رسول اللہ ﷺ عرفہ کے دن میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے یعنی حجتہ الوداع میں۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ تم نے تو اُس دن کو عید کر لیا۔ مع

۱۔ ترمذی کی روایت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے کہ اس دن تو دوسری عید تھی ایک تو جحد کا دن دوسرا عرفہ کا دن۔ (تیسیر المبارک جلد ۵ ص ۵۳۶ من و عن)۔ ۲۔ وحید الزما صاحب نے آیت مبارک کے اُترنے کے دن کو عید کا دن مانا ہے۔ نیز لکھا ہے جحد کا دن بھی عید کا دن ہے۔ (خوشی کا دن) انہی مسائل اور معاملات کو اہل سنت و جماعت بڑی خوبصورتی اور علمی فصاحت سے بیان کرتے ہیں۔

عید کے معنی:

لفظ ”عید“ عود سے بنا ہے۔ ”العود“ کے معنی ہیں کوٹنا عید کا دن بار بار کوٹ کر آنے والا ہے۔ اس لئے اسے ”عید“ کہا گیا ہے۔ یہ دن شرعی طور پر خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ نیز ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے اُسے ”عید“ کہتے ہیں۔ یہ لفظ عربی زبان کا ہے اور مومنوت ہے جس کے معنی ”مسلمانوں کے جشن کا دن“ اور ”خوشی کا تہوار“ ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ ”نہایت خوشی“ کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ ہر وہ دن جس میں کوئی شادمانی حاصل ہو اُس پر ”عید“ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ پیر پیران حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے

ایک دوسرے پر حرام ہیں) حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تمہاری آیت میں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مینے میں۔ اور دیکھو تم کو ایک دن ضرور اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے وہ تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ تو کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (خون خراب کر کے) گمراہی نہ جاؤ۔ اَلَا يَسْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَالِبُ فَلَقُلْ بَعْضُ مَا يَسْلُغُهُ اَنْ يَكُوْنَ اَوْ يَعْصِيْ لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعْتُمْ“ من کو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں وہ یہ حدیث شریف اُن لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود ہیں کہیں ایسا ہوتا ہے کہ جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ اُس کو یاد رکھتا ہے۔ حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ جب یہ حدیث شریف بیان فرماتے تھے تو فرماتے تھے هَذَا مِنْ مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہ (حضرت محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا)۔ بعد ازیں نبی کریم ﷺ و رحمہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلَا اَهْلُ بِلْعَتٍ مُّزْتَنٍ“ دیکھو میں نے اللہ (ﷻ) کا حکم کو پہنچا دیا دوبار فرمایا“ مع

۱۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب و احترام تھا کہ وہ بات کو جاننے کے باوجود خاموش رہتے تھے کہ کہیں کسی بات کے کرنے میں پیش قدمی نہ ہو جائے۔ اس کا نام ایمان و عقیدت و احترام ہے۔

جمعتہ المبارک عید کا دن:

حضرت طارق رضی اللہ عنہ بن شہاب سے روایت ہے کہ بعض یہودی یوں کہنے لگے اگر یہ آیت (مبارک) ہم لوگوں پر اُترتی تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی کا دن) منھرا لیتے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت (مبارک)؟ اُس نے کہا: اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ

۱۔ بخاری جلد ۵ ص ۲۳۲ حدیث نمبر ۳۳۶۱ تیسیر المبارک جلد ۵ ص ۵۳۵ مع الما ترمذی جلد ۱۱ تیسیر المبارک جلد ۵ ص ۵۳۶ بخاری جلد ۵ ص ۳۴۰ عمدۃ القاری

باقی ایام کو بندہ مومن خود اپنا عید بنا سکتا ہے۔ مگر یاد رہے ایہ بستی بھی عیدیں نہیں تھیب ہوئی ہیں یہ تمام کی تمام رسول کریم روف ورحم ﷺ کی بدولت اور صدقے میں عطا ہوئی ہیں۔ حضور نبی کریم روف ورحم ﷺ پیدا ہوئے تو سب کچھ حاصل ہوا۔ اس لئے میلاد النبی ﷺ کی عیدی وہ عید ہے جو تمام عیدوں کا سبب بنی ہے۔ اہل ایمان کہتے ہیں "سرکار کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کا یوم عظیم خوشیوں اور شادمانیوں کا ذریعہ ہے۔

مقام غور ہے! حضرت "عسی ابن مریم علیہ السلام" کہتے ہیں: "اے میرے اللہ (ﷺ)! ہم پر خوان (روئی) اُتار تو یہ خوان کا اُترا ہمارے لئے باعث عید ہوگا"۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے نبی اور شکر گزار بندے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شکر گزاری دیکھو کہ روئی ملنے پر عید منا رہے ہیں۔ ہمیں تو امام الانبیاء صلیب کبریا رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ملے ہیں ہم کیوں نہ خوش ہوں اور وہ دن کیوں نہ ہماری "عید" ہو جس دن ہمارے آقا و مولیٰ و مامی ﷺ دنیا میں جلوہ افروز ہوئے ہیں؟

کوئی نہیں جانتا کب مرے گا؟

کیا یہ بات گجھا ہے کہ کسی کو علم نہیں کہ وہ کب مرے گا اور اس کا انجام کیا ہوگا؟ بے شک عام آدمی کو نہیں معلوم کہ وہ کب مرے گا اور اس کا انجام کیا ہوگا؟ لیکن جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ ان باتوں کا علم عطا فرماوے ان کے علم میں شک کرتا رب ذوالجلال والاکرام کی ذات اور عطا پر شک کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو وہ علوم عطا فرمائے ہیں جن تک انسانی علم و عقل کی رسائی نہیں ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے "فرمائی ہیں رسول کریم روف ورحم ﷺ نے اس بیماری میں جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

دَعَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَطَاعَهُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَجْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَهَا بَشِيءٌ فَكَبْتُ ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَضَجَّكَتْ فَنَالَنَا عَنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ سَارَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ يُقْبِضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ فَكَبْتُ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَنِي أَمِّي أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِهَا فَضَجَّكَتْ ۝۸ (خاتونِ جنت حضرت سیدہ ابی بنی قاطرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو یاد فرمایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلا یا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ ہم نے (حضرت سیدہ قاطرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے) اس بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا پہلے تو نبی کریم روف ورحم ﷺ نے میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہو جائے گا۔ یہ سن کر میں رو دی۔ پھر میرے کان میں فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے میرے عزیزوں میں سے ملو گی تو میں ہنس پڑی۔ ۵

۵ "ایک روایت میں یوں ہے کہ دوسری بار کان میں آپ نے یہ فرمایا کہ تو تمام بستی مورتوں کی سرزار ہے۔ اس حدیث شریف میں صاف و صریح ایک منجزہ مذکور ہے۔ حضرت خاتونِ جنت سیدہ قاطرہ حب سے پہلے گزر گئیں۔ صرف چھ مہینے آپ کے بعد زندہ رہیں۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۵۷۳ من و عن) ۶

۶ اس فرمان سے رسول پاک ﷺ کی عظمت اور علم کا اندازہ ہوتا ہے کہ رب کائنات نے آپ ﷺ کو کتنے علم سے نوازا ہے کہ روزِ قیامت جو فیصلے ہونے ہیں اور کس کس کو کیا مقام ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے سب کے بارے میں امت کو آگاہ فرمادیا۔

پیارا کو دم کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَلْتَحَنِي نَفَثَ عَلَيَّ نَفْسِي بِالْمَعْوَذَاتِ وَغَسَّحَ عَنْهُ بَيِّدَهُ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ ﷺ تیار ہیں؟" فقال: نعم! آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! عرض کیا بسم اللہ ازیفیک من کل شیء یؤذیک من ضر کل نفس أو عین حامدہ اللہ یشفیک بسم اللہ ازیفیک۔ "ہاں آپ ﷺ کو اللہ (ﷻ) کے نام مبارک سے دم کرتا ہوں، موزی چیز سے ہر نفس کی شرارت سے حسد والی آنکھ سے اللہ (ﷻ) آپ (ﷺ) کو شفاء عطا فرمائے اللہ (ﷻ) کے نام سے نفسوں (دم) کرتا ہوں۔ حسد اور نظر بد بڑی آفتیں ہیں اللہ (ﷻ) محفوظ رکھے۔"

(صفحہ نمبر ۴۲ کا قیام)

مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف میں بھی پڑھتی ہیں یہ خصوصیت صرف ان دو مساجد کو حاصل ہے دوران سفر مکہ کرمہ سے مدینہ منورہ یا مدینہ منورہ سے مکہ کرمہ راستے میں عورتیں بھی مسجدوں میں نماز ادا کرتی ہیں وہاں ان کیلئے علیحدہ انتظامات کئے ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی موثر دے سے گزرتے ہوئے چند مقامات ایسے آتے ہیں جہاں عورتوں کیلئے مساجد میں پردے کا انتظام ہوتا ہے۔

بہر حال عام حالات میں عورتوں کو گھروں میں ہی نمازیں ادا کرنی چاہیں البتہ جمعۃ المبارک اور عیدین کے اجتماعات میں باہر سادگی شرافت اور خوف رب و والجلال والا کرام سے شامل ہونا اور حصول برکت کیلئے دعاؤں میں شریک ہونا بہ نیت خیر جاتے ہیں زحمت ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہمارے حال پر رحم فرمائے اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق اور دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی فرمائے۔ آمین!

واخرو دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین برحمۃک یا ارحم الراحمین۔

قَلَمًا اَشْتَكِي وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ طَلَقْتُ اَنْفُكَ عَلٰی نَفْسِيْ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِبَدَنِ النَّبِيِّ ﷺ و رسول اللہ ﷺ جب تیار ہوتے تو معوذات سورتمیں (یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم فرماتے۔ اور ہاتھ (اپنے جسم اطہر پر) پھیرتے پھر جب اس دار فانی سے تشریف لے جانے کے وقت تیار ہوتے تو (اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میں نے یہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کا دست انور پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔

دوسری روایت میں معمر سے یوں روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا کیونکر دم کرے انہوں نے کہا یہ سورتمیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے اس طرح سارے بدن پر جہاں تک ہو سکے۔ (تیسرا باری جلد ۵ ص ۵۷۶-۵۷۷ سن ۵۷۶ھ میں) صحیح

بعض حضرات دم اور تعویذ کو شرک قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآنی آیات مبارکہ اور اللہ جل جلالہ کے پاک نام سے دم کرنا شقت مبارکہ ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دم کرنا اور پھونک مارنا محبوب ہے۔ یہ ایک پھونک پیغمبری کا کمال تھا کہ مٹی کے پرندے میں جان پڑ جاتی تھی۔ اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنَ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ... (آل عمران: ۴۹) "میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ پرندہ ہو جاتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمد! اَشْتَكِيْتُ "اے

وَبِطْنٍ وَالْأَمَانَةِ وَالرَّحْمَةِ تَدْعِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ
 اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ ۝ تین چیزیں اہل قیامت کے
 دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ (۱) قرآن مجید جو بندوں کی طرف سے
 جھگڑے گا (بندوں سے مراد قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس پر
 عمل کرنے والے مسلمان ہیں اور جھگڑنے سے مراد جھگڑ جھگڑ کی ان
 کی شفاعت کرتا ہے) قرآن مجید کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔
 (۲) آیات (یعنی خلق و معائنہ کے حقوق ہیں جو ہمارے لئے واجب
 الا دایں) اور (۳) رحم (یعنی انسانوں کے آپس کے قربت داروں
 میں) جو پکارے گا کہ جس نے مجھے جو اللہ (کریم) اُسے ملانے گا
 اور جس نے مجھے تو اللہ (رب العزت) اُسے قطعہ فرمائے گا۔
 اپنے سے دور کرے گا (جس نے اپنے اہل قربت کے حقوق ادا کئے
 اُسے قرب الہی اور رحمت الہی نصیب ہوگی اور جس نے دنیا میں
 اپنے اہل قربت کے حقوق ادا نہ کئے اُن سے تعلق نہ رکھا۔ آج وہ
 رب ذوالجلال والا کریم کی رحمت سے محروم رہے گا۔

قاری کا مقام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد پاک فرمایا: **يُقَالُ
 لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْقُ وَرُقِلَ كَمَا كُنْتَ تُرُقِلُ
 فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا يَنْفُخُ فِي
 مِجْدِ وَائِلَ كُو (یعنی) جو ہمیشہ تلاوت قرآن حکیم کرتا ہے اور اس پر
 حامل ہے) سے فرمائے گا "پڑھ اور پڑھ اور ایسے پڑھ جسے دنیا میں
 تلاوت کرتا تھا۔ بڑی ترتیل اور خوش و خشنوع سے آج تیرا ٹھکانہ
 و مقام وہاں ہے جہاں تو آخری آیت مبارکہ تلاوت کرے۔"**

مانگنے والے سے زیادہ ملتا ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
 ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد عظیم فرمایا: **يَقُولُ**

گیا۔ پھر انہوں نے تلاوت شروع کر دی اور گھوڑا پھرا پھرا کودا اور
 وہ پھر چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھا گھوڑا
 پھر چکا، آپ نے تلاوت (قرآن مجید) بند کر دی۔ اُن کا بیٹا
 گھوڑے کے قریب تھا آپ ڈرے کہیں گھوڑا اُسے تکلیف نہ
 پہنچائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹے کی کوا اٹھایا اور آسمان کی
 طرف نگاہ اٹھا کر کیا ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایک سائیں کی طرح
 کی کوئی چیز ہے جس میں چراغ جیسی چیزیں ہیں اسی کو دیکھتا رہا۔
 یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی (اور کو کچھ نہ گئی)۔ جب صبح ہوئی تو نبی
 کریم روف و رحیم ﷺ کی خدمت عالیہ میں رات والا واقعہ
 عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اقْرَأْ يَا ابْنُ حَضِيْبٍ
 اقْرَأْ يَا ابْنُ حَضِيْبٍ** "اسید پڑھتا پڑھا کر اے ابن حَضِيْب
 (رضی اللہ عنہ)۔" حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور ﷺ میں ڈر
 گیا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے کو کچل نہ ڈالے۔ وہ بالکل گھوڑے
 کے قریب تھا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور سائیاں کی
 طرح کچھ معلوم ہوا اُس میں چراغ جیسی چیزیں تھیں۔ پھر میں
 باہر آیا یہاں تک کہ وہ چیزیں غائب ہو گئیں۔ نبی کریم روف و رحیم
 ﷺ نے فرمایا: **اقْرَأْ يَا ذَاكَ؟ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ
 الْمَلَائِكَةُ ذَاتُ لُصُوفٍ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ
 يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا تَوَارَى مِنْهُمْ ۝** "کیا جانتے ہو وہ کیا
 تھا؟ عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ فرمایا: یہ
 فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر قریب آ گئے تھے اگر تم قرآن مجید
 پڑھتے رہتے تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی دیکھتے اور وہ
 ان کی نظر سے غائب نہ ہوتے۔"

عرش کے نیچے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 فرماتے ہیں کہ نبی کریم روف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قَالَةُ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحَاجُ الْعِبَادَ لَهُ طَهْرٌ

۵ (بخاری جلد ۵ ص ۵۷) تیسرے البانی جلد ۶ ص ۱۸۱ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۳ (دارالقرآن شکوہ ص ۱۸۳) مسلم جلد ۳ ص ۲۶۹ و شرح السنہ جلد ۳ ص ۲۳۳، کنز العمال للسیوطی
 البیہقی ص ۳۳۳۹ (نثر اسلامی) مشکوٰۃ ص ۱۸۳، ابن کثیر جلد ۳ ص ۱۵۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۵۳، الترمذی جلد ۵ ص ۲۵۰، مشکوٰۃ ص ۱۸۶
 ترمذی جلد ۵ ص ۱۹۹، البیہقی جلد ۳ ص ۲۱۳۔

الہی صراطِ مستقیم ۳۳ اور یہ قرآن مجید ہی وہ چیز ہے جس کے سبب انسانی خواہشات کچی سے محفوظ رہتی ہیں اور اس کے ساتھ زبانیں ہر قسم کے اشتباہ سے بھی بچی رہتی ہیں اور علماء اس سے سیر نہیں ہوتے اور اس کے بار بار تکرار و تلاوت سے اس میں بوسیدگی لاحق نہیں ہوتی اور نہ اس کے عجائبات ختم ہوتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جسے جنات سن کر نہ کے یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے عجیب قرآن مجید سنا ہے جو رشہ و مہارت کا راستہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے راست گوئی اختیار کی جس نے اس پر عمل کیا اسے ثواب عطا کیا گیا ہے جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے مدد و انصاف اختیار کیا اور جس نے لوگوں کو اس کی طرف بلایا اسے صراطِ مستقیم کی طرف چلنے کی ہدایت نصیب ہوئی۔

قرآن مجید بندوں کے لئے رحمت:

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ثَلَاثَةٌ تَخْتِ الْعَرْشَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ طَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحْمَةُ تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ ۝ تین چیزیں کل قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گی ایک قرآن مجید جو بندوں کے متعلق رحمت اور دلیل بنے گا۔ قرآن مجید کا ظاہر بھی اور باطن بھی۔ دوسری چیز امانت ہے اور تیسری چیز رشہ و رحم ہے۔ یہ رشہ و رحم فرما دیتا ہے خدا کرتا ہے کہتا ہے جو شخص مجھے ملاتا اور جوڑتا ہے اور میرے حق کی رعایت کرتا ہے۔ اللہ ﷻ کا لطف و کرم اس سے ملا دیتا ہے اور اس کے حق کی رعایت فرماتا ہے اور جو شخص مجھے کاٹتا ہے نہ مجھے جوڑتا ہے اور نہ ہی میرے حق کی رعایت کرتا ہے۔ اللہ ﷻ کا قہر و غضب اسے کاٹ دیتا ہے اور درد کا رحمت سے اسے ڈر دال دیتا ہے۔

نہ قرآن مجید واقعی لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں! امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگاہ رہو! شک میں نہ رسول کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اَلَا اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةً ۝ ۲۰ گاہ رہو عنقریب فتنہ پھیلے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نکلنے اور نجات پانے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: يَكُتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَا مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْقَضٰى لَيْسَ بِالْهٰزِلِ مَنْ قَرَأَهُ مِنْ جِبَارٍ قَضَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ ابْغَى الْهٰدِيَ فِيْ غَيْرِهِ اضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ اَلْمَيْمَنِ وَهُوَ الذِّكْرُ وَالْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ ۝ ۲۳ اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی کتاب کہ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں اور واقعات ہیں اور تمہارے بعد آنے والے واقعات بھی ہیں نیز اس میں تمہارے لئے ہر طرح کا حکم اور فیصلہ موجود ہے۔ قرآن مجید دو لوگ بات فرماتا ہے۔ لاف ترقی سے مبرا ہے جو سکبر اور خاتم اسے پس پشت ڈالے گا۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ) اس کے ظلم و تکبر کو توڑے گا اور اسے پارہ پارہ کرے گا اور جو شخص ہدایت کی روشنی غیر قرآن مجید سے چاہے گا اللہ (جل جلالہ) اسے گمراہی میں ڈالے گا۔ قرآن مجید اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی مضبوطی اور ذکر حکیم ہے اور صراطِ مستقیم ہے۔ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَسْبِقُ بِهِ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقُصُ عِجَابُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجَنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاَمَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ اَجْرٌ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدْلٌ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدٰى

سوالات و جوابات بلسلسلہ مصافحہ

(ادارہ)

سوال: مصافحہ کیا معنی ہے؟

جواب: مصافحہ ص ف ح (مخ) سے بنا ہے جس کے معنی ہیں کشادگی و چوڑائی۔ مصافحہ کے معنی ہیں "ہاتھ کی چوڑائی" یعنی ایک کا اپنے ہاتھ کی پھٹی کود دوسرے کے ہاتھ کی پھٹی سے ملانا۔

سوال: کیا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ میں مصافحہ کا طریقہ دستور رائج تھا؟

جواب: ہاں! رائج تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کے صحابہ کرام میں مصافحہ کا دستور تھا فرمایا: ہاں! انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اِذَا تَلَقَّوْا تَصَافَحُوا "جب ملنے سے مصافحہ کرتے تھے۔"

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دوست اپنے دوست سے ملے تو اَلَيْسَا خَدَّيْهِمَا وَنِصَافِحَةً "کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے" تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا نَعَمْ ہاں!۔

سوال: پہلے سلام کرنا چاہئے یا مصافحہ؟

جواب: پہلے منہ سے سلام کہنا چاہئے پھر مصافحہ کرنا چاہئے یعنی ہاتھوں کے ملنے سے قبل لفظ سلام یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ حضرت جب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَقِيَ أَصْحَابَهُ لَمْ يُصَافِحْهُمْ حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ "رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملے تو اس وقت تک مصافحہ نہیں فرماتے تھے جب تک انہیں سلام نہیں فرما لیتے تھے۔"

سوال: مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہئے یا دونوں ہاتھوں سے؟
جواب: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے۔ حضرت سیدنا امام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح بخاری میں کتاب الاستیذان (کتاب اجازت مانگنے کی) میں باب باندھا ہے بَابُ الْاِخْتِذِ بِالْيَمِينِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ الْمُبَارَكِ بِسَيْدِهِ "باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا (حضرت حماد بن زید علیہ الرحمہ) نے (حضرت) عبد اللہ بن مبارک (علیہ الرحمہ) سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے مجھے "تشہد" سکھایا جیسے قرآن مجید میں سے کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ (جب آپ ﷺ مجھے تشہد سکھاتے تھے) اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں (نورانی مبارک) ہاتھوں کے درمیان تھا اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ وہاں موجود ہیں فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهْذِلُ قِصَافِحَتِي وَهَنَانِي " (سب لوگوں سے پہلے آئے) اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے (تو یہ قبول ہوئی) مبارکباد دی۔

سوال: مکمل سلام کیسے ہوتا ہے؟

جواب: مکمل سلام ایسے ہوتا ہے کہ منہ سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جائے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: قَامَ تَحِيَّاتُكُمْ بَيْنَكُمْ الْمَصَافِحَةُ "تمہاری آپس میں پوری تحیت (السلام) پورا (سلام) مصافحہ (کے ساتھ) ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں الفاظ ہیں: مِنْ قَامَ التَّحِيَّةَ الْاِخْتِذَ بِالْيَمِينِ "مکمل تحیت ہاتھ پکڑتا ہے۔"

صحیح الزوائد جلد ۸ ص ۳۶ الترمذی جلد ۳ ص ۳۳۳۔ مع مشکوٰۃ ص ۳۰۱ شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۵۳ مستدرک جلد ۳ ص ۱۹۸۔ صحیح الزوائد جلد ۸ ص ۳۶۔ صحیح بخاری جلد ۳ ص ۹۳۶۔ تیسری بارباری جلد ۸ ص ۱۷۹۔ ۱۷۸۔ ۱۷۷۔ ۱۷۶۔ ۱۷۵۔ ۱۷۴۔ ۱۷۳۔ ۱۷۲۔ ۱۷۱۔ ۱۷۰۔ ۱۶۹۔ ۱۶۸۔ ۱۶۷۔ ۱۶۶۔ ۱۶۵۔ ۱۶۴۔ ۱۶۳۔ ۱۶۲۔ ۱۶۱۔ ۱۶۰۔ ۱۵۹۔ ۱۵۸۔ ۱۵۷۔ ۱۵۶۔ ۱۵۵۔ ۱۵۴۔ ۱۵۳۔ ۱۵۲۔ ۱۵۱۔ ۱۵۰۔ ۱۴۹۔ ۱۴۸۔ ۱۴۷۔ ۱۴۶۔ ۱۴۵۔ ۱۴۴۔ ۱۴۳۔ ۱۴۲۔ ۱۴۱۔ ۱۴۰۔ ۱۳۹۔ ۱۳۸۔ ۱۳۷۔ ۱۳۶۔ ۱۳۵۔ ۱۳۴۔ ۱۳۳۔ ۱۳۲۔ ۱۳۱۔ ۱۳۰۔ ۱۲۹۔ ۱۲۸۔ ۱۲۷۔ ۱۲۶۔ ۱۲۵۔ ۱۲۴۔ ۱۲۳۔ ۱۲۲۔ ۱۲۱۔ ۱۲۰۔ ۱۱۹۔ ۱۱۸۔ ۱۱۷۔ ۱۱۶۔ ۱۱۵۔ ۱۱۴۔ ۱۱۳۔ ۱۱۲۔ ۱۱۱۔ ۱۱۰۔ ۱۰۹۔ ۱۰۸۔ ۱۰۷۔ ۱۰۶۔ ۱۰۵۔ ۱۰۴۔ ۱۰۳۔ ۱۰۲۔ ۱۰۱۔ ۱۰۰۔ ۹۹۔ ۹۸۔ ۹۷۔ ۹۶۔ ۹۵۔ ۹۴۔ ۹۳۔ ۹۲۔ ۹۱۔ ۹۰۔ ۸۹۔ ۸۸۔ ۸۷۔ ۸۶۔ ۸۵۔ ۸۴۔ ۸۳۔ ۸۲۔ ۸۱۔ ۸۰۔ ۷۹۔ ۷۸۔ ۷۷۔ ۷۶۔ ۷۵۔ ۷۴۔ ۷۳۔ ۷۲۔ ۷۱۔ ۷۰۔ ۶۹۔ ۶۸۔ ۶۷۔ ۶۶۔ ۶۵۔ ۶۴۔ ۶۳۔ ۶۲۔ ۶۱۔ ۶۰۔ ۵۹۔ ۵۸۔ ۵۷۔ ۵۶۔ ۵۵۔ ۵۴۔ ۵۳۔ ۵۲۔ ۵۱۔ ۵۰۔ ۴۹۔ ۴۸۔ ۴۷۔ ۴۶۔ ۴۵۔ ۴۴۔ ۴۳۔ ۴۲۔ ۴۱۔ ۴۰۔ ۳۹۔ ۳۸۔ ۳۷۔ ۳۶۔ ۳۵۔ ۳۴۔ ۳۳۔ ۳۲۔ ۳۱۔ ۳۰۔ ۲۹۔ ۲۸۔ ۲۷۔ ۲۶۔ ۲۵۔ ۲۴۔ ۲۳۔ ۲۲۔ ۲۱۔ ۲۰۔ ۱۹۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

سوال: مصافقہ کرتے وقت انسان کے چہرہ کے تاثرات کیسے ہونے چاہئیں؟

جواب: مصافقہ کرنے والوں کے چہرے مسکراتے ہونے چاہئیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمِينَ اِذَا التَقَوْا وَتَصَافَحُوا وَضَحَكَ كُلٌّ وَاجِدَ مِنْهُمَا فِي وَجْهِ صَاحِبِهِ لَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ اِلَّا لِئَلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا۔ "جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافقہ کرتے ہیں اور ہنستے ہیں (خوش ہوتے ہیں) وہ ایسا اللہ ﷻ کی رضا کے لئے کرتے ہیں تو جب جدا ہوتے ہیں تو اُن کی بخشش ہو جاتی ہے۔" (اللہ ﷻ اُن کے سارے گناہ معاف فرماتا ہے)۔

سوال: سنا ہے آپس میں مصافقہ کرتے وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد کرنی چاہئے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا چاہئے؟

جواب: بالکل درست ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ روئے درجم ﷺ نے فرمایا: اِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ غُفِرَ لَهُمَا وَ "جب دو مسلمان آپس میں مصافقہ کریں اللہ تبارک و تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کی حمد کریں اور اُس سے معافی چاہیں تو اُن کی بخشش کر دی جاتی ہے۔"

ایسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ عِبْدَيْنِ مُتَصَافِحَيْنِ فِي اللّٰهِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَيُصَافِحُهُ وَيُصَلِّيَانِ

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا لَمْ يَغْفَرْ قَاتِلُ حَتَّى تَغْفِرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ مِنْ "جو دو بندے اللہ (تبارک و تعالیٰ) جل مجدہ (الکریم) کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، جب اُن میں کوئی ایک (دوسرے کو) ملے اور مصافقہ کرے اور دونوں (حضور) نبی (کریم) روئے درجم ﷺ پر درود شریف پڑھیں وہ عید انہیں ہوں گے مگر ایسی حالت میں کہ دونوں کے گناہ بخشے گئے ہوں گے۔"

سوال: سنا ہے جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافقہ کرتے ہیں تو اُن کے عید ہوتے ہی اُن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ روئے درجم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ الْمُسْلِمَيْنِ يَلْقَيَانِ فَيُصَافِحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا۔ "جب کوئی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافقہ کریں تو اُن کے عید ہونے سے پہلے دونوں بخش دیئے جاتے ہیں۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى اَوْتِغَا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَانَ مَصْلَاهُ فِي قَلْبِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمِينَ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ۔ "جو دو پہر سے پہلے چار رکعت پڑھے تو گویا اُس نے وہ شبِ قدر میں پڑھیں اور جب دو مسلمان آپس میں مصافقہ کرتے ہیں تو اُن کے درمیان کوئی گناہ نہیں رہتا مگر سب جھڑ جاتے ہیں۔"

ایسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ روئے درجم ﷺ نے فرمایا: اِذَا

۱۔ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۲۲ بحکم الروا جلد ۸ ص ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵ و ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ و ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱ و ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳ و ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵ و ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷ و ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹ و ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱ و ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳ و ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵ و ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷ و ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹ و ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱ و ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳ و ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵ و ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷ و ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹ و ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱ و ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳ و ۱۴۷۴ و ۱۴۷۵ و ۱۴۷۶ و ۱۴۷۷ و ۱۴۷۸ و ۱۴۷۹ و ۱۴۸۰ و ۱۴۸۱ و ۱۴۸۲ و ۱۴۸۳ و ۱۴۸۴ و ۱۴۸۵ و ۱۴۸۶ و ۱۴۸۷ و ۱۴۸۸ و ۱۴۸۹ و ۱۴۹۰ و ۱۴۹۱ و ۱۴۹۲ و ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ و ۱۴۹۶ و ۱۴۹۷ و ۱۴۹۸ و ۱۴۹۹ و ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱ و ۱۵۰۲ و ۱۵۰۳ و ۱۵۰۴ و ۱۵۰۵ و ۱۵۰۶ و ۱۵۰۷ و ۱۵۰۸ و ۱۵۰۹ و ۱۵۱۰ و ۱۵۱۱ و ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ و ۱۵۱۵ و ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ و ۱۵۱۸ و ۱۵۱۹ و ۱۵۲۰ و ۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۵۲۳ و ۱۵۲۴ و ۱۵۲۵ و ۱۵۲۶ و ۱۵۲۷ و ۱۵۲۸ و ۱۵۲۹ و ۱۵۳۰ و ۱۵۳۱ و ۱۵۳۲ و ۱۵۳۳ و ۱۵۳۴ و ۱۵۳۵ و ۱۵۳۶ و ۱۵۳۷ و ۱۵۳۸ و ۱۵۳۹ و ۱۵۴۰ و ۱۵۴۱ و ۱۵۴۲ و ۱۵۴۳ و ۱۵۴۴ و ۱۵۴۵ و ۱۵۴۶ و

لَقِيَ أَخَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ وَتَحَاثَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا
يَتَحَاثُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمٍ رِيحٍ
عَاصِفٍ وَلَا عُفْرِ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَيْدِ
الْبَخْرِ ۱۳۔ ”جب مسلمان اپنے بھائی سے ملے اور اس کا ہاتھ پکڑتا
ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت
کے پتے تیز ہوا سے گرتے ہیں اور اگر ان کے گناہ سمندر کی جھاگ
کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

سوال: مصافحہ کیا کیا برکات ہے؟

جواب: مصافحہ سے کینہ دور ہوتا ہے مصافحہ کی برکت سے دُعا
قبول ہوتی ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت خراسانی تابعی
رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: تَصَافَحُوا يَذْهَبَ عَنْكُمْ الْغُل ۱۴۔ ”آپس میں
مصافحہ کیا کرو، کینہ جاتا رہے گا۔“ (یہ حدیث شریف مرسل)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ
التَّحَا فَاخَذَ بِيَدِهِمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُحْضَرَ دُعَاءُ هُمَا وَلَا يُقَرَّفَ بَيْنَ
أَيِّدِهِمَا حَتَّى يَغْفَرَ لَهُمَا ۱۵۔ ”جب دو مسلمان آپس میں
ملنے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا (مصافحہ کے
لئے) ہاتھ پکڑتا ہے تو یہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) پر حق ہے کہ ان دونوں
کی دُعا کو قبول فرمائے اور جب دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ
چھوڑیں تو ان دونوں کو بخش دیا جائے۔“

اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِيَ

الْمُؤْمِنَ فَلَسَّمْ عَلَيْهِ وَآخَذَ بِيَدِهِ فَصَافَحَهُ تَنَافَرَتْ
خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَفَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ ۱۶۔ ”جب ایک
مومن دوسرے مومن سے ملے تو اسے سلام کہے اور اس کا ہاتھ پکڑ
کر مصافحہ کرے تو اس کی خطائیں ایسے جھڑ جائیں جیسے (خزائن
کے موسم میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

سوال: کیا مصافحہ سے محبت اور خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مصافحہ سے محبت اور خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے۔
حضرت یراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں میں رسول کریم ﷺ کو دف ورجیم رضی اللہ عنہ سے ملا۔ آپ ﷺ سے
مصافحہ کیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)
یہ نبی اخلاق سے ہے یا اس میں کراہت ہے تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا التَّقَفَا فَصَافَحَا
وَتَكَاسَرَا بَوْدَ وَتَصْبَحَ تَنَافَرَتْ خَطَايَاهُمَا
بَيْنَهُمَا ۱۷۔ ”جب مسلمان آپس میں ملنے ہیں اور مصافحہ کرتے
ہیں اور محبت اور خیر خواہی سے جمع ہوتے ہیں تو دونوں کے گناہ
دونوں کے درمیان جھڑ جاتے ہیں۔“

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کو دف ورجیم رضی اللہ عنہ کبھی بھی مصافحہ
فرماتے تھے یا ملاقات میں مصافحہ فرماتے تھے؟

جواب: جی ہاں! نبی کریم ﷺ کو دف ورجیم رضی اللہ عنہ ہر ملاقات کے
وقت مصافحہ فرماتے تھے۔ حضرت ایوب بن نضر رحمۃ اللہ علیہ غزوہ
کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر
رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ کو دف ورجیم رضی اللہ عنہ جب تم سے ملنے
تھے تو تم سے مصافحہ کرتے تھے؟ تو کہا: أَلَيْسَتْهُ قَطُّ إِلَّا
صَافَحَنِي ۱۸۔ ”کیسی ایسا نہ ہوا کہ میں آپ ﷺ سے ملا ہوں
اور آپ ﷺ نے میرے ساتھ مصافحہ نہ فرمایا ہو۔“

۱۳۔ مجمع البحرین جلد ۱ ص ۱۲۵ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۲۷ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۵۳۔ ۱۴۔ کتاب الاذکار ص ۱۳۷ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۵۳۔ ۱۵۔ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۵۳۔ ۱۶۔ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۵۳۔ ۱۷۔ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۵۳۔ ۱۸۔ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۵۳۔

قرآن مجید اور علم تربیت

از قلم علامہ صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ ۝ ارشادِ رَبِّ العالمین ہے "اور بے شک ہم نے اس قرآن (مجید) میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی کہ کسی طرح انہیں دھیان ہو۔"

توحید باری تعالیٰ اور رسالت رسول کریم رؤف ورحیم

ﷺ اور ذکر انبیاء کرام علیہم السلام سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے

مسئلے سے متعلق آگاہی اور تربیت قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔

پہلے اسلامی صحیفے اور کتابیں جن انبیاء کرام علیہم السلام پر

نازل کی گئیں انہیں یکساں اور مکمل طور پر نازل فرمادیا گیا۔ گذشتہ

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو کتابوں اور صحیفوں سے اللہ

تبارک و تعالیٰ کے احکام کی تعلیم فرماتے تھے۔ جبکہ قرآن مجید کو رب

ذوالجلال والاکرام نے پہلی کتابوں کی طرح نازل نہیں فرمایا بلکہ

ارشادِ عظیم ہوتا ہے: تَنْزِيلُ الْمُرْسَلِ الرَّحِيمِ (نہیں: ۵)

"عزت والے مہربان کا اتارا ہوا ہے۔" آہستہ آہستہ تقریباً تیس

سال میں نزول قرآن مجید مکمل ہوا۔ موقعہ بہ موقعہ جس معاملہ میں

بتدریج تربیت تقصود ہوتی رہی قرآن مجید نازل ہوتا رہا۔

رمضان المبارک کے عظیم مہینے میں آغاز نزول ہوا تو

مقدمہ مذکور عایان فرمادیا گیا۔ شَهِرٌ وَمَضَانٌ الَّذِي أَنْزَلَ

فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى

وَالْفُرْقَانِ... (البقرہ: ۱۸۵) "رمضان (المبارک) کا مہینہ

(ہے) جس میں قرآن (مجید) اترا لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی

کے لئے اور جس میں فیصلہ کرنے والی روشن مثالیں ہیں۔"

قرآن مجید کی عظمت و شان اور اسلوب تربیت بیان

کرتے ہوئے رب ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا

النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَشِيرَةٌ لِمَنْ

فِي الصُّدُورِ ۚ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

(یونس: ۵۷) "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف

سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ایمان والوں کی ہدایت اور

رحمت۔" قرآن مجید ہر دور اور ہر زمانے اور ہر ملک و ہستی کے

لوگوں کی تربیت کے لئے آیا ہے۔ اچھی نصیحت ہی تربیت کامل کا

ذریعہ ہوتی ہے۔ قرآن مجید حکمتوں اور دانائیوں سے بھرا ہوا ہے

اور تربت ذوالجلال والاکرام نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ

کے ذریعے صاب علم لوگوں کو فرمایا ہے: أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ

بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ..... (نمل: ۱۲۵)

"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ کی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔"

تعلیم و تربیت کے لئے حکمت یقینی دلائل اور نصیحت سے تربیت دینا

ہے اور ڈرنا بھی ضروری ہے۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ

لوگوں کو دعوت دیتے اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور بذریعہ

قرآن مجید عقائد و اعمال کی تربیت فرماتے۔

اللہ ﷻ نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو سورۃ

الانعام کی آیت نمبر ۱۵۱ اور ۱۵۲ میں ارشاد فرمایا: قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ

مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ عَلَىٰ نَفْسِكُمْ إِلَّا تُبْشِرُوا بِهِ شَيْئًا

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ

أَمْوَالِكُمْ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا

أَمْوَالَكُم مَّا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا

النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ بِهِ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي

هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۚ

الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدُوا ۚ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۚ وَ يَعْلَمِ اللَّهُ

..... (النساء: ۱۰) "وہ جو تینوں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔"

معاشرتی زندگی کی تعلیم و تربیت میں ایک دوسرے کے استیصال سے گریز کرنے کا حکم فرمایا کہ تاپ اور قول انصاف کے ساتھ ہونا چاہئے کسی کا حق تلف نہیں کرنا چاہئے حق و انصاف کی گفتگو کرنی چاہئے اگرچہ رشتہ داروں کا ہی معاملہ کیوں نہ ہو۔ عہد کی پاسداری کا خیال کرنا چاہئے۔ لیس البر ان قولوا وحوٰ حکم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من امن بالله واليوم الآخر والصلوة نكح الكتاب والنبيين واتى المال على حبه ذوى القربى واليتيم والمساكين وابن السبيل والسائلين وفى الرقاب واقام الصلوة واتى الزكوة والموفون بعهدهم اذا عاهدوا والصابرين فى الباساء والضراء وحسن الباس اولئك الذين صدقوا واولئك هم الممتقون (البقرہ: ۱۷۷)

"تو ایسی صرف یہی نہیں کہ (اپنا) منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو؟ ہاں اصل یہی ہے کہ ایمان لائیں اللہ (ﷻ) پر اور قیامت کے دن پر ملائکہ اور کتابوں پر اور انبیاء کرام (علیہم السلام) پر اور اللہ (ﷻ) کی محبت میں اپنا عزیز مال رشتہ داروں یتیموں مسکینوں راہ گیروں مساکینوں اور قیدیوں کو دے کر ان کے لئے خرچ کیا جائے۔ نماز و حج کا نہ قائل کی جائے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے ایسا عہد کیا جائے مصیبت اور سختی اور جہاد کے وقت صبر کیا جائے (جو اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر لیتا ہے اللہ (ﷻ) فرماتا ہے) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچی بات کہی اور یہی پرہیزگار لوگ ہیں۔"

معاشرے کی معاشی پریشانیوں کے حل کے لئے اتفاق فی سبیل اللہ اور زکوٰۃ و صدقات و خیرات کی تعلیم و ترویج اور تربیت کے لئے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مِنْ حَقِّهِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ.....

أَوْفُوا ذِكْكُمْ وَصَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَبْغُوا السَّبِيلَ فَتَفْرَقَ بَيْنَكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (الانعام: ۱۵۱-۱۵۲) "(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ﷺ) فرمائیں آؤ میں تمہیں پراہ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ سے بھلائی نہ کرو اور مطلقاً کے باعث اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے، کھلی اور چھپی ہر قسم کی بے حیائیوں سے دور ہو اور جس جان کی حرمت اللہ (ﷻ) نے بیان فرمائی ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو یہ حکم تمہیں اس لئے فرمایا ہے تاکہ تمہیں عقل ہو اور تینوں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے جب تک وہ اپنی جوانی کو بچھیں اور تاپ اور قول انصاف کے ساتھ پورا کرو ہم کسی جان پر ہاتھ نہیں ڈالتے مگر اس کی طاقت کے مطابق اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ (ﷻ) ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکہ یہ فرمائی ہے تاکہ تم نصیحت مانو اور یہ کہ یہ میرا "سیدھا راستہ" ہے تو اس پر چلو اور مختلف راہیں نہ چلو (یہ مختلف راہیں تمہیں اس راہ یعنی صراطِ مستقیم سے جدا کر دیں گی) یہ تمہیں حکم فرمایا ہے تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔"

ان مذکورہ بالا آیات مبارکہ میں نبی کریم روف و رحیم (ﷺ) کی رسالت کو سامنے والوں کو شرک سے بچنے کی تعلیم و تلقین فرمائی گئی ہے اور ماں باپ اگرچہ کافر بھی ہوں تو ان کا حق پوری اور باوری ادا کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ رتبہ ذوالجلال والا کرام کے راز حق ہونے پر مضبوط اعتقاد رکھنا کہ وہی ہر ایک کا راز حق حقیقی ہے۔ قرآن مجید جہاں بنیادی اعتقادات کی تعلیم فرماتا ہے وہاں ہی کردار کی تعمیر کی تعلیم بھی فرماتا ہے کسی کو ناحق قتل نہیں کرنا جہنم کے مال سے بچنا ہے کیونکہ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا

قرآن مجید نے ان باتوں کو بیان فرمانے کے بعد انسانی معاشرے پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا عظیم ارشاد واضح فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ٥ (الحجرات: ۱۳)

ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا ہے اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آئیں میں پہچان رکھوں بے شک اللہ (ﷻ) کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ (تبارک و تعالیٰ) جانتے والا خبردار ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حسن و جمال مال و دولت خاندان اور قبیلے تولیت کا معیار نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں تولیت اور بزرگی کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنے والوں کے لئے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِمَّا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَلَا آخِزَةَ هُمْ بِلُؤْلُؤِهِ ۚ (البقرة: ۱۷۷)

جو ایمان بالغیب لائیں اور نماز (پڑھیں) قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں اور اس کتاب پر ایمان لائیں جو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور جو کتابیں آپ (ﷺ) سے پہلے آئیں ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ نیز.... الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۚ (آل عمران: ۱۳۳)

جو رنج اور خورشی میں اللہ (ﷻ) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ ایسے اوصاف رکھنے والوں سے اللہ (ﷻ) محبت فرماتا ہے۔

قرآن مجید نے لوگوں کی اخلاقی اور عملی تربیت کی اصل روح اللہ (ﷻ) رسول کریم روف ورحیم (ﷺ) اور جہاد فی سبیل اللہ

(البقرة: ۲۱۷) "اے ایمان والو! پکی پاک کمائیں میں سے کچھ دو اور اس میں سے بھی دو جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔"

اس کے ساتھ یہ بھی تعلیم فرمائی ہے کہ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا هَمًّا وَلَا أَدَىٰ ۚ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۚ (البقرة: ۲۶۲)

وہ لوگ جو اپنے مالوں کا اللہ (ﷻ) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دینے کے بعد احسان نہیں جانتے اور تکلیف نہیں دیتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ پھر خیر خواہی چاہتے ہوئے بھی فرمادیا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَتَكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ..... (البقرة: ۲۶۳)

اے ایمان والو! احسان جتنا کرو اور ایذا دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ حقوق العباد کی ادائیگی اور ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھنے کی زبردست تعلیم و تربیت فرمائی گئی ہے کہ اے ایمان والو! نہ مردوں کو مذاق کریں اور نہ عورتوں کو مذاق کریں۔ ہو سکتا ہے جن کو مذاق کیا جا رہا ہے وہ مذاق کرنے والوں سے بہتر ہوں وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّغَابِ..... (الحجرات: ۱۱)

اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے بڑے القاب نہ رکھو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْبِسُوا كَيْفَ عَنِ الظَّنِّ ۚ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۚ (الحجرات: ۱۲)

اے ایمان والو! بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی گناہ ہوتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پتھر رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ (ﷻ) سے ڈرو۔

بے شک اللہ (ﷻ) بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔

کی محبت بیان فرمائی ہے جس کے بغیر کسی عمل کی کوئی حقیقت نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد عظیم ہے: **قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ رَاقَتْ بَيْنَهُمْ وَتَجَاوَزَتْ تَخَشُّونَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَضُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ** ط..... (التوبہ: ۲۴) "(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ﷺ) فرمائیے! اگر تمہارے ماں باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کا مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور پسند کا مکان یا یہ چیزیں اللہ (ﷻ) اور اس کے رسول (کریم ﷺ) اور جہاد (ﷻ) اور اللہ (ﷻ) کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ (ﷻ) اپنا حکم لائے۔" (یعنی عذاب نازل ہو) اور رسول کریم ﷺ روف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۱۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے والدین، اولاد اور مجمع انسانیہ سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت نہ کرے۔"

قرآن مجید ایمان اور اعمال صالحہ کی تعلیم و تربیت فرماتا ہے۔ چونکہ قرآن مجید انسانوں کی ہدایت اور تربیت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اس لئے جو لوگ اللہ (ﷻ) سے ڈر جاتے ہیں تو اللہ (ﷻ) انہیں ہدایت عطا فرماتا ہے اور تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ (ﷻ) کی بارگاہ اقدس میں عرض کر: **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ لَا الضَّالِّينَ ۝** (الفاتحہ: ۵-۷) "(اے ہمارے اللہ (ﷻ) میں سیدھی راہ چلاؤ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تیرے انعام ہوں۔"

انعام کن پر ہوا ہے؟ **أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝** (النساء: ۶۹) "اللہ (ﷻ) نے انبیاء (کرام علیہم السلام)، صدیقین، شہداء اور صالحین پر انعام فرمایا ہے۔"

۱۔ ہادی جلد ۱ ص ۶۷، ۲۔ ہادی جلد ۱ ص ۶۷، ۳۔

یہ کیا ہیں اللہ کے ساتھی ہیں۔ جب ہم لوگ قرآن مجید کی بنائی ہوئی تعلیم کے مطابق تربیت حاصل کریں گے تو ہم دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

رسول کریم ﷺ روف ورحیم ﷺ نے قرآن مجید کی تعلیمات اور علم تربیت کا چند کلمات میں ذکر فرما کر سمندر کو کوزے میں بند فرمادیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ روف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **أَنزَلَ الْقُرْآنَ عَلَيَّ خَمْسَةَ أَوْجُهٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ أَوْ مُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَأَمْثَالٌ فَاحْلُوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَآمِنُوا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوا بِالْأَمْثَالِ ۱۔** "قرآن مجید پانچ قسموں پر انتر ہے اس میں حلال اور حرام چیزوں کا ذکر ہے، احکام کا بیان ہے متشابہ اور مثالوں کا بیان۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا حلال کو اختیار کرو حرام کو حرام جاؤ اور حرام کو چھوڑ دو احکام پر عمل کرو متشابہ پر ایمان لاؤ اور مثالی قوموں کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔ جب ہم قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق (۱) حلال کو اختیار کریں گے (۲) حرام سے بچیں گے (۳) احکام پر عمل کریں گے (۴) متشابہ پر ایمان رکھیں اور (۵) مثالی قوموں کی مثالوں سے عبرت حاصل کریں تو دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہوں گے۔"

قرآن مجید گزشتہ اور آئندہ علوم کا خزانہ ہے جو انسانوں کی ہدایت و ایمانی اور تربیت کے لئے نازل ہوا ہے۔ عزت و کامیابی قرآن مجید پر ایمان رکھنے اور عمل کرنے اور تلاوت کرتے سے ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر بارگاہِ رب العالمین میں دُعا ہے ہم لوگ قرآن مجید سے محبت کریں اس کی بنائی ہوئی تعلیمات پر عمل کریں اور دین و دنیا میں کامیاب ہوں۔ آمین!

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین

”مسجد ضرار“ مفسرین کی نظر میں

(از قلم: منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے))

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا
وَقَصْرًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِزْوَادًا لِّمَنْ خَارَبَ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ خَلَقْنَا لَئِلاَّ
الْأَحْسَنُ وَاللَّهُ يُشْهِدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (البقرہ: ۱۷۰)

”اور جنہوں نے نقصان پہنچانے کیلئے مسجد بنائی اور کفر کے سبب اور ایمان والوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور اُس کے انتقام میں جو پہلے سے اللہ (ﷻ) اور اُس کے رسول (ﷺ) کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ (ﷻ) گواہ ہے کہ وہ ضرور مجھوتے ہیں۔“

”اس میں منافقین کی ایک اور نہایت قبیح حرکت کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک مسجد بنائی اور نبی (ﷺ) کو یہ باور کرایا کہ بارش اور سردی اور اس قسم کے موقعوں پر پیاروں اور کمر و دل کو زیادہ زور جانے میں دقت پیش آتی ہے۔ اُن کی سہولت کے لئے ہم نے یہ مسجد بنائی ہے۔ آپ وہاں چل کر نماز پڑھیں تاکہ ہمیں برکت حاصل ہو۔ آپ (ﷺ) اُس وقت جو کہ لئے پایہ رکاب تھے۔ آپ نے واپسی پر نماز پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ لیکن واپسی پر وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے منافقین کے اصل مقاصد کو بے نقاب کر دیا۔ اس سے وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا کفر پھیلانا مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنا اور اللہ اور رسول اللہ (ﷺ) کے دشمنوں کے لئے کینہ گاہ مہیا کرنا چاہتے تھے۔ جمہوری قسمیں کھا کر وہ نبی (ﷺ) کو فریب دینا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن کے کفر و فریب سے بچایا اور فرمایا: اُن کی نیت صحیح نہیں اور یہ جو کچھ ظاہر کر رہے ہیں اُس میں جھوٹ ہے۔“ (اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو فرمایا) آپ (ﷺ) نے وہاں جا کر نماز پڑھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے مطابق آپ (ﷺ) وہاں جا کر نماز نہ پڑھیں۔

چنانچہ آپ (ﷺ) نے صرف یہ کہ وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ اپنے چند ساتھیوں کو بھیج کر وہ مسجد کو حاوی اور اُسے شتم کر دیا۔ اس سے علماء نے استدلال لیا ہے کہ جو مسجد اللہ کی عبادت کی بجائے مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی غرض سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار ہے اُس کو ڈھا دیا جائے تاکہ مسلمانوں میں تفریق اور انتشار پیدا نہ ہو۔“ (تفسیر احسن البیان ص ۵۴۵-۵۴۳ چھاپہ سعودی عرب)

علمائے سعودی عرب کا فیصلہ:

جو مسجد اللہ کی عبادت کی بجائے مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی غرض سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار ہے اُس کو ڈھا دیا جائے تاکہ مسلمانوں میں تفریق اور انتشار پیدا نہ ہو۔“ (تفسیر احسن البیان ص ۵۴۵-۵۴۳ چھاپہ سعودی عرب)

تفسیر القرآن میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:

نبی (ﷺ) کے مدینے تشریف لے جانے سے پہلے ”قبیلہ خزرج“ میں ایک شخص ”ابو عامر“ نامی تھا جو زمانہ جاہلیت میں ”عیسائی راہب“ بن گیا تھا۔ حضور کی تشریف آوری کے بعد وہ نصرت ایمان ہی سے عزم نہ رہا بلکہ آپ کا حریف اور آپ کے کام کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا۔ مگر اپنے مشن میں ناکام ہونے کی صورت میں روم چلا گیا۔ اسلام کے خلاف ابو عامر کی سرگرمیوں میں مدینہ کے منافقین کا ایک گروہ اُس کے ساتھ شریک سازش تھا۔ جب وہ روم روانہ ہونے لگا تو اُس کے اور منافقوں کے درمیان یہ قرار ہوئی کہ مدینہ میں یہ لوگ اپنی ایک الگ مسجد بنالیں گے تاکہ عام مسلمانوں سے بچ کر منافق مسلمانوں کی علیحدہ جگہ بندی اس طرح کی جاسکے کہ اُس پر مذہب کا پردہ رہے اور آسانی سے اُس پر کوئی شبہ نہ کیا جاسکے اور وہاں نہ صرف منافقین منظم ہو سکیں اور آئندہ کاروائیوں کے لئے مشورے کر سکیں بلکہ ”ابو عامر“ کے پاس سے جو ایک نثریں اور ہدایات لے کر آئیں وہ بھی غیر مشتبہ فقہروں اور مسافروں کی حیثیت سے اس مسجد میں ٹھہر سکیں۔ یہی وہ ناپاک

سارا جس کے تحت وہ مسجد (مسجد ضرار) تیار کی گئی۔ جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔

تیسری مسجد بنانے کی کوئی ضرورت نہ تھی:

مدینہ میں اُس وقت دو مسجدیں تھیں ایک مسجد قبا جو شہر کے مضافات میں تھی۔ دوسری مسجد نبوی جو شہر کے اندر تھی۔ ان دو مسجدوں کی موجودگی میں ایک تیسری مسجد کی ضرورت نہ تھی اور وہ زمانہ ایسی احمقانہ مذہبیت کا نہ تھا کہ مسجد کے نام سے ایک عمارت بنا دینا بجائے خود کارِ ثواب ہو قطع نظر اس سے کہ اُس کی ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ اس کے برعکس ایک نئی مسجد کے معنی یہ تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو جسے ایک صالح اسلامی نظام کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی لئے یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اپنی طغیہ و مسجد بنانے سے پہلے اس کی ضرورت ثابت کریں۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس تعمیر نو کیلئے یہ ضرورت پیش کی کہ یادرش میں اور سردی کی راتوں میں عام لوگوں کو اور خصوصاً مسکینوں اور معذوروں کو جو ان دونوں مسجدوں سے زور رہے ہیں پانچوں وقت دینی مشکل ہوتی ہے لہذا ہم محض نمازوں کی آسانی کے لئے یہ ایک نئی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

ان پاکیزہ ارادوں کی مناسبت کے ساتھ جب یہ ”مسجد ضرار“ بن کر تیار ہوئی تو یہ اثرِ انبیاءِ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ خود نماز پڑھا کر ہماری مسجد کا افتتاح فرمادیں مگر آپ ﷺ نے کہہ کر ٹال دیا کہ اس وقت میں جنگ کی تیاری میں مشغول ہوں اور ایک بڑی ہم درپیش ہے اِس ہم سے واپس آ کر دیکھوں گا۔ اِس کے بعد آپ ﷺ تنویر کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے یہ لوگ اِس مسجد میں اپنی جگہ بندی اور سازش کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے یہاں تک طے کر لیا کہ اور ہر روپیہ کے ہاتھوں مسلمانوں کا قلع قمع ہو اور آج یہ قورائی عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج شای رکھ دیں۔ لیکن جنوک میں جو

معاملہ پیش آیا اُس نے اُن کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ واپسی پر جب نبی کریم ﷺ مدینہ کے قریب ”قوی ادان“ کے مقام پر پہنچے تو یہ آیات (سورہ توبہ کی آیت مبارک نمبر ۶۰ اور ۶۱) نازل ہوئیں اور آپ ﷺ نے اُسی وقت چند آدمیوں کو مدینہ کی طرف بھیج دیا تاکہ آپ ﷺ کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے وہ اِس ”مسجد ضرار“ کو مہار کر دیں۔ ”تفسیر القرآن جلد ۳ (۳۳۳)“

اشرار:

موجودی صاحب لکھتے ہیں مسجد ضرار بنانے والے لوگ اشرار ہیں۔ ایک مسجد کے ہوتے ہوئے دوسری مسجد کی ضرورت نہیں۔ مسجد ضرار کے نام سے ایک عمارت بنا دینا بجائے خود کارِ ثواب ہو قطع نظر اس سے کہ اُس کی ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ اِس کے برعکس ایک نئی مسجد کے معنی یہ تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو جسے ایک صالح اسلامی نظام کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا۔

تفسیر جو اہل القرآن میں ہے:

”یہاں اُن منافقین کا ذکر ہے جنہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے“ کفر کو تقویت دینے“ مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور دشمنانِ اسلام کو بچا دینے کی خاطر مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی۔“

لَمَنْ حَارَبَ اللَّهَ = جنگ جن میں مشرکین کو شکست ہوئی تو اُن کا ایک مرتبہ ابو عامر شام کی طرف بھاگ گیا اور منافقین مدینہ کو کہہ گیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف قبضہ روم سے فوجی امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اِس لئے تم مسجد کے نام پر ایک عمارت بنا لو تاکہ اُس میں بیٹھ کر اطمینان سے اسلام کے خلاف جنگی منصوبہ بندی کر سکو۔ نیز اُس کی طرف سے جو قصداً یا کرے اور اسی عمارت میں ٹھہر سکے۔ چنانچہ انہوں نے ابو عامر کے ایما پر مسجد بنائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اِس میں نماز پڑھنے کی درخواست کی تاکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے اُن کے تفاق پر

پردہ پر بسکے اس وقت آپ ﷺ غزوہ تبوک کیلئے جا رہے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے واپسی پر ان کی مسجد میں نماز پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ واپسی پر آپ کو وعدہ یاد آیا تو اللہ ﷻ نے بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اصل حقیقت حال سے مطلع کرتے ہوئے اس مسجد میں جانے سے روک دیا۔

فرمایا: لَا تَقْبَلُوا فِيْهِ یعنی یہ مسجد خانہ خدا نہیں ہے اس میں آپ نماز نہ پڑھیں بلکہ اسے مساکرہ دیں کیونکہ اس کی بنیاد خدا اور رسول اور اسلام کی مخالفت پر رکھی گئی ہے۔

غلام اللہ صاحب لکھتے ہیں:

یہ مسجد خانہ خدا نہیں ہے اس میں آپ نماز نہ پڑھیں بلکہ اسے مساکرہ دیں کیونکہ اس کی بنیاد خدا اور رسول اور اسلام کی مخالفت پر رکھی گئی ہے۔ (جواہر القرآن از افادات حسین علی وان پیکر وی صاحب ترتیب غلام اللہ خاں صاحب) تفسیر نعیمی میں ہے:

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا ابو عامر راہب جو عیسائی ہو گیا تھا اور توریت و انجیل کا عالم بن گیا تھا۔ لوگوں میں اس کی بڑی عزت تھی۔ حضرت خطبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا لقب "عسلی الملائکہ" ہے اسی مردود کے فرزند ہیں۔ جب اسلام کا آفتاب مدینہ منورہ میں چکا۔ تمام لوگ حضور انور ﷺ کے قدموں میں گرنے لگے تو ابو عامر راہب کی عزت نہ رہی یہ اس پر جل گیا۔ حضور انور ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کی: آپ ﷺ کو خدا وین لائے ہیں؟ فرمایا: دین حنیف ملیت ابراہیم علیہ السلام۔ وہ بولا ملیت پر تو میں ہوں۔ آپ ﷺ نے تو اپنی طرف سے یہ دین گھڑا ہے۔ فرمایا: کہ ہمارا اسلام ہی ملیت ابراہیمی ہے۔ پھر دعائی کہ مولیٰ ہم میں سے جو چھوٹا ہو اسے سفر اور پشائی کی موت عطا فرما۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: آمین! پھر غزوہٴ احد میں حضور انور ﷺ سے عرض کی کہ جو قوم آپ

ﷺ سے جنگ کرے گی میں اس کے ساتھ آپ ﷺ کے مقابل ہوں گا۔ جب غزوہٴ حنین میں حضور انور ﷺ کے مقابلے سے لوگ ہوازن بھاگے تو یہ بھی بھاگا شام پہنچا اور منافقین مدینہ منورہ کو پیغام بھیجا کہ تم میرے لئے ایک مسجد اپنے محلہ میں بناؤ جو بظاہر مسجد حقیقت میں میری قیام گاہ اور حضور انور ﷺ کے خلاف سازش گاہ ہو۔ وہاں حضور انور ﷺ کے مقابلے کیلئے اسلحہ اور جنگی سامان جمع کر دیں۔ قصر روم سے لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کروں گا۔ اس وقت تم میری مدد کرنا۔ چنانچہ ان منافقین نے مسجد قبا شریف کے قریب ایک مسجد بنائی۔ جب حضور انور ﷺ تبوک تشریف لے جا رہے تھے تو منافقین حضور انور ﷺ کی خدمت میں آئے اور بولے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے بوڑھوں کمزوروں اور دہراؤ والوں کے لئے جو مسجد قبا میں نہ پہنچ سکیں یہ مسجد بنائی ہے۔ نیز بادشاہ اور آندھری راتوں میں ہم بھی اس مسجد میں بد آسانی نماز پڑھ لیا کریں گے۔ حضور انور ﷺ ایک نماز یہاں پڑھ لیں اور دُعاے خیر کریں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تو ہم تبوک کی طرف پیادہ کاب ہیں واپسی پر اگر اللہ ﷻ نے چاہا تو ہم وہاں نماز پڑھیں گے۔ یہ فرما کر حضور ﷺ تبوک چلے گئے۔ واپسی پر جب سرکار کائنات ﷺ مقام ذی اوان پہنچے جو مدینہ منورہ سے قریب ہے تو یہ منافقین پھر حاضر خدمت ہوئے اور وہی درخواست کی۔ تب اس جگہ پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ حضور انور ﷺ نے اس دم حضرت وحشی (قاتل حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ) حضرت مالک ابن نوخم حضرت معن ابن عدی اور حضرت عامر ابن سکین رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ تم لوگ فوراً اس مسجد کو آگ لگا کر ختم کر دو۔ اور اس کی جگہ کورہی (کوڑا) کی جگہ بنا دو و جہاں کوڑا کچرا ڈالا جائے گا۔ چنانچہ یہ حضرت وہاں گئے اور ان کی آن میں اُسے را کھ کا ڈھیر بنادیا۔ مسجد خرامش "مجمع ابن جاریہ" نے کچھ دن غلطی سے امامت کی پھر توبہ کی۔ عہد فاروقی میں بہت مسجدیں بنائی گئیں مگر حکم دیا کہ اس جگہ کوئی مسجد نہ

جئے اور "مجمع ابن جابر" کہیں امام نہ بنے کیونکہ انہوں نے اس مسجد میں امامت کی تھی۔ انہوں نے اپنی بے خبری ظاہر کی تب انہیں امامت کی اجازت ملی۔ (تفسیر روح البیان، خازن، روح المعانی، ابن سائوق، خزائن، العرقان وغیرہ)۔ ابو عامر راہب ملک شام میں مقام بصرہ میں تنہائی میں ہلاک ہوا۔ یہاں تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے یہ جگہ پھر حضرت ثابت بن ارقم رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی۔ انہوں نے وہاں گھر بنا کر رہنا شروع کیا تو ان کے اولاد نہ ہوئی۔ ایک دن اس میں کئی ضرورت کے لئے گڑھا کھودا تو اس میں سے وہاں نکلا۔ (روح البیان)

تفسیر:

وَالْقَبِيلُ تَخْلُو مَسْجِدًا ظاہر ہے کہ یہ فرمان حالی نیا جملہ ہے۔ البتہ اس کا اول ابتدائی ہے التَّائِبِينَ سے پہلے ہم پوشیدہ ہے یعنی منافقوں میں سے بعض وہ ہیں التَّائِبِينَ سے مراد وہ بارہ متائبین ہیں جنہوں نے یہ "مسجد ضرار" بنائی اور پھر حضور انور ﷺ کی خدمت میں وہ درخواست کی کہ اور یہ ابن ثابت (۱) خدام ابن خالد (۲) علیہ ابن صاحب (۳) جابر ابن عمر (۴) اس کے دو بیٹے (۵) مجمع اور (۶) زید (۷) عقب بن قحیر (۸) عبد اللہ بن حلیف (۹) ابو جہیر ابن اوجر (۱۰) بختل ابن حارث (۱۱) مجاہد ابن عثمان (۱۲) یحییٰ بن خازن (۱۳) روح المعانی (۱۴) ان میں سے خدام ابن خالد نے اپنے گھر میں سے ایک حصہ اس مسجد کے لئے نکالا۔ (استحاذہ کے معنی ہیں بنانا۔ مسجد سے مراد "مسجد ضرار" ہے اگرچہ وہ جگہ ابن بدھنویوں نے اسلام کے خلاف سازشی گھر بنایا تھا مگر چونکہ اسے مسجد کی شکل دی تھی اور مسجد کا نام رکھا تھا۔ اس لئے اسے مسجد فرمایا گیا یعنی ان کی خیالی مسجد۔۔۔ ان لوگوں نے یہ مسجد چار مقعدوں کے لئے بنائی تھی (۱) مختصر اذنیہ مقبول۔ اِتَّخَذُوا کَا۔ یہ آسان اور قوی ہے۔ حضور ابروذن فعال یعنی ضرر ہے (تقصان دینا) یعنی اپنی قبر میں صحیفہ کو نقصان پہنچانے کیلئے کہ وہاں نمازی کم ہو جائیں۔ ان میں کچھ یہاں آجیا کریں اس میں مسلمانوں میں اتحاد نہ رہے یا مسلمانوں کو

تقصان پہنچانے کے لئے کہ یہاں اسلام کے خلاف سازشیں کی جایا کریں دوسری وجہ یہ قوی ہے کیونکہ مسجد کا شریف کو نقصان دینے کا ذکر تو آگے آ رہا ہے (۲) وَتُكْفَرُ اَيْ مَعْطُوف ہے ضرار پر اور اِتَّخَذُوا کَا مقبول کہ کفر سے مراد ہے اس مسجد میں جمع ہو کر کفریات بکا کریں۔ حضور انور ﷺ اور اسلام کے خلاف اپنے خاص لوگوں میں شبہات پیدا کریں۔ دو لوگ تو کافر پہلے ہی تھے (۳) وَتُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ یہ عبارت معطوف ہے کفر پر تفریق بنانا ہے فرق معنی جدا کرنے کا ہے۔ مؤمنین سے مراد مسجد کا شریف کے نمازی ہیں کہ سارے قباولے ایک مسجد قبا میں نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ نماز کے ذریعہ ان سب کی آپس میں ملاقات ہوتی رہتی تھی سب متفق و متحد تھے۔ ان بد نصیبوں نے چاہا کہ یہ لوگ بچت جاویں۔ ان کا شیرازہ ملیر جاوے۔ اور یہاں کے نمازیوں کو ابترہ ابترہ اسلام سے پھیر دیا جاوے (۴) لَوْ اَرَادَ اَلِیْمَنُ حَارِبَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلِ يَه ع عبارت معطوف ہے تَفَرِّقًا پر اور اِتَّخَذُوا کَا مقبول ہے جس میں ضرر بنانے کی پوری جہد بیان ہوئی۔ اِرْضَادُ کے معنی عداوت کے لئے کسی کا انتظار کرنا بھی ہیں اور کسی کے خلاف تیاری کرنا بھی۔ رب فرماتا ہے وَانْ زُلْزِلَتْ اَنْفُا الْجَوْضَادِ (کبیرہ خازن، معانی وغیرہ) جس کا ترجمہ اردو میں ہے گھات لگانا۔ من سے مراد وہی ابو عامر راہب ہے جس کے لئے یہ ساری تیاری کی گئی تھی اللہ رسول سے جنگ کرنے سے مراد گزشتہ جنگوں میں حضور انور ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ مل کر حضور ﷺ کے مقابل آنا۔ قیل سے مراد ہے "مسجد ضرار" کی تعمیر سے پہلے یعنی اس مسجد کی تعمیر کا چوتھا مقصد یہ ہے کہ وہ ابو عامر جو اس سے پہلے ہمیشہ حضور ﷺ کے مقابل آتا رہا ہے اس کے لئے گھات اور اذہ بناتا کہ وہ مدینہ منورہ آکر یہاں گھمرا کرے اور حضور انور ﷺ کے مقابل ان سے مشورے کیا کرے ان کی مسجد ضرار کی تعمیر کے مقاصد تو یہ ہیں اور ان کے دعووں کا یہ حال ہے وَلَيَسْخُلْنَ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْخُسْنٰی ظاہر ہے کہ یہ فرمان عالی معطوف ہے اِتَّخَذُوا

(باقی صفحہ نمبر ۳۲ کا قلم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

ممانعت تو ظاہر ہے اور خطبہ اور قرآن مجید سننے وقت ہمدردی گوش ہو کر تمام حرکات و سکنات سے باز رہنا چاہئے۔ ۵

سوال: اس بارے میں شرع شریف میں کیا حکم ہے کہ مدینہ منورہ کو (یثرب) لکھا کہتا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع ہے اور گناہ ہے کہنے والا گنہگار ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **مَنْ سَمِعَ السَّعْدِيَّةَ يَقْرَأُ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ** جو مدینہ (منورہ) کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا نام "یثرب" رکھنا حرام ہے۔ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم ہے اور استغفار گناہ ہی سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ یثرب آیا ہے وہ رَبِّ الْعَزَّةِ نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے: **وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا هَؤُلَاءِ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ يَٰ هَؤُلَاءِ** یثرب کا لفظ قراء اور ملامت سے خبر دیتا ہے وہ ٹاپاک (اس طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے ان پر رد فرما کے مدینہ طیبہ کا نام ظاہر رکھا۔

سوال: تھو شراب پیتا ہے اور تھو نے تھو کو بھی درغلا کر شراب پلائی وہ بھی پیتے لگا تھوڑے عرصہ میں تھو تاب ہوا اور قطعاً شراب چھوڑ دی مگر تھو پیتا رہا کیا تھو کے مواخذے میں تھو بھی پکڑا جائے گا تو تھو کے پیچھے کی کون سی صورت ہے؟

جواب: (۱) جی تو بہ اللہ تعالیٰ نے وہ نہیں شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے کو کافی و کافی ہے۔ کوئی گناہ آیا نہیں کہ جی تو بہ کے بعد باقی رہے۔ یہاں تک کہ شرک و کفر۔ جی تو بہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر نام و پشیمان ہو کر فوراً چھوڑ دے کہ ربّ ذوالجلال و الاکرام کی نافرمانی تھی اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے گا

سچے دل سے پورا عزم کرے جو چارہ کار اس کی حلائی کا اس کے ہاتھ میں ہو بجالائے مثلاً نماز روزے کے ترک یا غصب سرق رشوت رہا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کیلئے ان جرائم کو چھوڑنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جو نماز روزہ کے نادم کہے ان کی قضاء کرے۔ جو جو مال جس جس سے چھینا چرایا رشوت مسود میں مال لیا انہیں اور وہ نہ ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے۔ پتا نہ چلتا تو اتنا مال تصدق کر دے اور دل میں تبت رکھے کہ وہ لوگ جب ملیں گے اگر اس تصدق پر راضی نہ ہوئے تو انہیں اتنا مال اپنے پاس سے دے دوں گا۔ ۶

(۲) تھو پر وہ گناہ تھے خود پتا اور تھو کو ترغیب دینا۔ جس طرح خود پینے سے تاب ہوا اس ترغیب سے بھی توبہ کرے نام ہو پشیمان ہو۔ اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے عہد کرے کہ الٹی تیرے بندے ذیل نے تیری طرف رجوع کی اب کسی کو ایسی ترغیب نہیں دے گا اور تھو کو جس طرح گناہ کی رغبت تھی اب توبہ کی ترغیب دے۔ جہاں تک اپنے قابو میں ہو اسے لطف و نرمی شدت و گری بھجائے بھجائے۔ اگر مانے تو بہتر و نہ بری الذمہ ہوا۔ **لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ**۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۷

مسئلہ: ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس عورت نے دوسری شادی کر لی تو وہ عورت جنت میں کون سے خاوند کے پاس ہوگی۔

جواب: عورت اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ ہوگی۔ ۸

سوال: ایک شخص مسود و رشوت وغیرہ حرام کھاتا ہے اور تجارت وغیرہ حلال پیشہ بھی اس کا ہے یعنی مال مختلط حرام و حلال شے ہے اور وہ نماز پڑھتا نہیں اس کے مکان پر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز بایں معنی تو ہے کہ کھائے گا تو کوئی شے حرام نہ کھائی جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ شے میرے سامنے آئی ہے بعینہ حرام

(صفحہ نمبر ۴۱ کا تہیہ)

مسجد خدا اللہ پر اور وہاں عاقل ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ جگہ نیا ہو اور
وہاں بتایا یہ قسم کا قائل وہی منافقین، مسجد ضرار بنانے والے،
حسنی سے مراد اچھی بات یعنی کثرتوں بیاہوں بوزعموں کے لئے
نماز میں سہولت پیدا کرنا اور آخری اور بارش والی راتوں میں
نمازیوں پر آسانی کرنا یعنی اگر حضور انور ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم ان سے پوچھیں کہ تم نے مسجد کیوں بنائی؟ تو تمہیں کھا کھا
کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ اچھا ہی کا ہے کہ اس سے نمازیوں کو آسانی
میں کی جاوے یہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر نمازیں اور اذان ہوا
کرے یہ ہے ان کی تہیہ بازی واللہ یشہد انھم لکافون یہ
فرمان عالی ان کی کھاس کی تردید کے لئے ہے یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ
گواہ ہے کہ وہ اس کو اس میں نہ بھولے ہیں۔ ان کے وہ بتی چار
ارادے ہیں جو ابھی ہم نے بیان کئے۔ لا تقسم فیہ اہلنا یہ بتا
جملہ ہے جس میں حضور ﷺ کو اور حضور ﷺ کے طفیل سے
سارے مسلمانوں کو مسجد ضرار میں جانے سے وہاں ٹھہرنے وہاں نماز
پڑھنے سے منع فرمایا گیا۔ قیام سے مراد یا تو وہاں نماز پڑھنا ہے۔ یا قیام
سے مراد وہاں جانا ٹھہرنا ہے۔ یعنی آپ ﷺ وہاں بھی نہ جائیں نہ
ٹھہریں۔ اس صورت میں جانے ٹھہرنے سے مراد وہاں احترام انا جانا
ٹھہرنا ہے۔ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اے جلالتہ منائے گئے تھے۔ اہلنا
فرمایا کہ یہ بتایا کہ یہ ممانعت ہمیشہ کیلئے ہے۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۱)

تفسیر نعیمی میں مفتی احمد یار خاں صاحب فرماتے ہیں:

جو مسجد مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کرنے کے لئے اور
دوسری مسجد کے نمازیں کم کرنے کے لئے بنائی جائے وہ "مسجد ضرار"
کہلاتی ہے۔ مسجد ضرار جس مسجد میں بنانے والے رسول کریم روف
ورجم ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات کے منافقین کی طرح مسجد
بنانے کی وجوہات بیان کرتے وقت ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ
مسجد "مسجد ضرار" کہلاتی ہے جس مسجد میں نبی کریم روف ورجم
ﷺ کے خلاف زبان درازی کی جائے۔ (جاری ہے)

ہے۔ مگر احراز اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ غالب حرام ہو۔ یہ شخص سوداگر
رشوت لینے کے باعث نہ صرف قاسق بلکہ عباد اللہ پر ظالم ہے۔
ایسے فساد سے انھیں بغض و نفرت پر سلف کا اعتبار ہے۔ اس
کے ہاں کھانے سے احتراز چاہئے اور اس کے ساتھ کھانے سے
بچنا چاہئے۔ ۱۲

مسئلہ: اگر کوئی شخص غیر منکوحہ عورت باللہ سے خدمت لے اور
کوئی شے اس لحاظ سے اُسے ملے اور کہیں میں دل خوش کروں اور
پاؤں دباؤں اس سے باتیں کروں اور ایک ہی مکان میں رہتا اور
عورت مذکورہ غیر محرم ہو تو یہ سب جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو عورت حدیث کو نہ سمجھے یعنی ہنوز نو برس سے کم عمر کی
ہے یا حدیث سے نکل گئی ہے یعنی ضعیفہ یا وہ بھیا یہ جو عورت کریہہ منظر
ہے اس سے جائز خدمت یعنی اگرچہ خلوت میں بھی ہو حرام نہیں
اور جو عورت زوجیہ ان دونوں صورتوں سے جدا ہے۔ وہ کل اندیشہ
فائدہ ہے اس سے خلوت حرام ہے اور اگر بلا خلوت روٹی پکانے کے
کام پر ہے تو مضاف نہیں۔ باقی رہا دانا دانا پکانا اس سے جہاں کی میں
باتیں کر کے نفس خوش کرنا یہ صریح حرام اور شیطانی کام ہے۔ ۱۳
مسئلہ: نومولود از شکم مادر مردہ شود (یعنی پیدا شدہ بچہ ماں کے
پہٹ سے مردہ نکلے) تو کس طرح دفن کیا جائے آیا کہ نال کو اکر
دفن کریں یا کہ نال کا لئے بغیر دفن کریں؟

جواب: اس کا نال کاٹنے کی حاجت نہیں کہ ایذا ائے بے سبب
ہے۔

مسئلہ: کیا آستخاری بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ممنوع و گناہ ہے بقولہ تعالیٰ وَلَا تَبْلُغُوا
تَبْلُغُوا ۵ مگر جو صورت خاصہ ہو واجب اور تہذیب و اسراف سے
خالی ہو جیسے اعلان ہلال یا جنگل میں شہر میں موذی جانوروں کو
بھگانے کے لئے یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں کو
بھگانے دوڑانے کے لئے نازیاں ہٹانے تو موثر یا چھوڑنا۔ ۱۴

کرام علیہم السلام کے فضائل و معجزات و سہ ماہات استعمل کرے۔
عظام علیہ السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی عظمتیں اور کرامتیں بیان فرماتی ہیں وہاں دیگر دینی مسائل کو بڑی خوبی سے بیان فرما کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور ہمارے سینوں کو نور ایمان سے منور فرمایا ہے اس پر حتمی تحسین کی جائے کم ہے۔

وہاں اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے پیارے نبی رحمت رؤف و رحیم ﷺ کے صدقے میرے شیخ کو عمر خضر عطا فرمائے اور آپ پر انوار و تجلیات کی بارشیں ہمیشہ برکتی رہیں۔ آمین!

از: مولانا قاری محمد رب نواز نقشبندی حنفی جلالی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندۂ نازک نے قلم یوسفی صاحب کو اتوار ۲۹ مئی ۲۰۱۱ء کو نماز عصر کے بعد فون کیا اور ملاقات کا وقت مانگا۔ تو بعد عصر و قیام حضرت نے فرمایا کہ آج میں انیس پورٹ کے پاس "علی کاؤنی" جا رہا ہوں تو آپ کل یعنی ۳۰ مئی ۲۰۱۱ء بروز بدھ دن 11:00 بجے تشریف لے آئیں۔ تو حسب وعدہ بندۂ نازک اپنے دودھوں کے ہمراہ قلم حضرت صاحب کے پاس جامع مسجد گھنٹہ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔

ہم لوگ ایک مسئلہ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ایک فتویٰ کی تسلی و تقنی کے لئے حاضر ہوئے تھے کیوں کہ کچھ دن پہلے ایک مولوی صاحب سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ایک فتویٰ بارے میں کافی بحث و مباحثہ بھی ہوا مگر وہ نہ مانے۔ بندۂ نازک کا تقریباً کافی عرصہ سے یہ معمول ہے کہ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو پہلے خود کوشش کرتا ہے، کتابوں سے تلاش کرنے کے بعد اگر نہ ملے تو قلم یوسفی صاحب کو فون کر کے مسئلہ اور حوالہ پوچھ لیتا ہوں۔ میں بے حد مشکور ہوں قلم یوسفی صاحب کا میں نے جب بھی فون کیا آپ خود فون سنتے ہیں۔ وہاں سلام کے بعد جب عرض کی جاتی ہے حضرت ایک مسئلہ پوچھتا ہے تو فرماتے ہیں جی ارشاد:

اظہار محبت

بلسلسہ صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری

از: ملک عارف محمود الدین:

زب ذوالجلال والا کرام کا انتہائی کرم اور نوازش ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صورت میں ایک عظیم عالم عطا فرمائے ہیں۔ عالم دینی صاحب علم کہا سکتا ہے جو عالم ہو اور عالم دینی ہو سکتا ہے جو علم پر عمل پیرا ہو۔

پیر طریقت رہبر شریعت جناب حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب بعنوان "صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری" آپ کے علم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں ان پہلوؤں کو خوب آجا کر کیا گیا ہے جس کی موجودہ معاشرے کو ضرورت ہے کیونکہ مصنف صرف علوم دینیہ کے ہی ماہر نہیں بلکہ حالات حاضرہ سے آگاہی رکھنے والے بھی ہیں۔ آپ بڑی محبت اور پیار سے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی رہبری اور رہنمائی فرما رہے ہیں۔

کسی شخص کے عقائد و نظریات ایمانیات اور اعتقادات ایسی صورت میں درست ہوں گے جب اس کا عقیدہ صحیح اور درست ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ صحیح العقیدہ مبنی عالم دین کی کتابوں کا انصاف کی نگاہ سے مطالعہ کی جائے۔ مجھ جیسے عام انسانوں کی رہنمائی قرآن مجید فرقان حیدر نے ہوں فرمائی: فَسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ پھر انہیں اہل علم سے دریافت کرو (مسائل) کو تم نہیں جانتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ نے اپنی کتابوں میں بڑے آسان الفاظ میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کو خیر زبان کی ساتھ ساتھ عظمت اور عظیم و توقیر محبت کبریا رحمت للعالمین خاتم النبیین ﷺ اور آپ ﷺ کی ذات و صفات اور معجزات اور دیگر انبیاء

فرمائیں۔ قبلہ یوسفی صاحب کا یہ جملہ سن کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کیونکہ میں کافی لوگوں سے فون پر رابطہ کرتا ہوں جب کسی مسئلہ کے لئے بات ہو تو فرماتے ہیں آپ ہمارے پاس آجائیں مگر قبلہ یوسفی صاحب کا انداز سب سے جدا ہے یہ فرماتے ہیں جی ارشاد فرمائیں۔

قبلہ یوسفی صاحب نے مسئلہ بھی سمجھایا اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ بھی پھیل سمجھایا۔ ملاقات ہماری کافی لمبی رہی تقریباً اڑھائی گھنٹے مختلف موضوعات پر بات ہوئی رہی تو دوران گفتگو قبلہ یوسفی صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ہمیں کچھ کتابیں دیں جن میں بالخصوص "صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری" جلد اول یوسف مصری محبت ایصال ثواب مکمل صحیح اسلامی عقیدہ اور دیگر کتب و رسائل۔

میں نے گھر آتے ہی "یوسف مصری محبت" کا مطالعہ شروع کر دیا۔ قبلہ یوسفی صاحب نے اپنے شیخ کمال کی ذات اقدس کے حالات و واقعات پر کمال کی عرق ریزی کی ہے۔ بہت دل چسپ و دلچسپ ہوا۔ پھر میں نے رات کو صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری کا مطالعہ شروع کیا تو رات ختم ہو گئی مگر کتاب کو میں نے نہ چھوڑا۔

نماز فجر پڑھانے کے بعد بھی پڑھتا رہا۔ پھر بدروسہ جامعہ علمیہ فیض العلوم میں اپنے ساتھ لے آیا۔ کلاس میں چار اسباق (ترجمہ القرآن) شرح مائے عامل حدیثہ (نحو اور منطق) پڑھانے کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا تو تقریباً کتاب کے پانچ صفحات باقی تھے خیر میں نے کتاب کو پورا پڑھا تو دل کو سکون اور روح کو چین آ گیا۔

قبلہ یوسفی صاحب نے عرق ریزی کا حق ادا کر دیا اور غیر مقلد مولوی صاحب کی ہر لفظ میں صحیح تشریح کا حق ادا کیا ہے۔ قبلہ یوسفی صاحب ویسے بھی بڑے مدلل خطیب اور مدلل مصنف اور مدلل صوفی بزرگ ہیں اور بڑے زیرک انسان ہیں۔ آپ کی ہر کتاب حوالہ جات کے ساتھ مزین ہوتی ہے۔ بلکہ اگر کسی کو کوئی حوالہ دے کر ہو تو قبلہ یوسفی صاحب سے رابطہ کرے۔ آخر میں دعا گو ہوں اُن حضرات کا بھی جو قبلہ یوسفی

صاحب کے ساتھ ہر طرح کا تعاون اور محبت کرتے ہیں۔ اس دور میں قبلہ یوسفی صاحب عرق ریزی کا حق ادا کر رہے ہیں اور آپ نے کئی موضوعات پر مدلل اور جامع کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور نبی کریم روف و رحیم علیہ السلام کی خاص نظر کرم اور آپ کے شیخ کامل کی خاص نظر عنایت آپ پر ہے کہ آپ کو ہر موضوع پر لب کشائی تصنیف و تالیف کا مکمل ملکہ حاصل ہے۔ اور خصوصاً عمل کی روشنی پر بڑھانہ دیتے ہیں آپ کے مرید اگر کسی بھی جگہ نظر آئیں گے تو سنت کے مطابق داڑھی شریف سفید لباس اور سفید عمامہ شریف زیب تن ہوگا چہ چل جاتا ہے کہ یہ بندہ قبلہ یوسفی صاحب کے ساتھ وابستہ ہے۔

دعا ہے رب کریم قبلہ یوسفی صاحب کو عمر بختری عطا فرمائے اور آپ کا سایہ اہلسنت پر تاویل قائم و دائم فرمائے اور حضرت کے جذبات میں اللہ کریم اللہ اور زیادہ چاشنی عطا فرمائے۔ آمین!

خادم العلماء نیاز مند

مولانا قاری محمد رب نواز نقشبندی حقانی جلالی

خطیب جامع مسجد خواجہ شہرہ رضویہ شمس آباد کوٹ خواجہ سعید لاہور

مدیر جامعہ شمس فیض العلوم فیض باغ لاہور

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور کا دورہ انگلینڈ

میر احمد یوسفی (ایم۔ اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور، مورخہ ۱۳ ستمبر تا ۱۳ اکتوبر کو تبلیغی دورے پر انگلینڈ کے مختلف شہروں میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

انگلینڈ میں پروگرام کی مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

محمد ساجد یوسفی 00447716954738

محمد طاہر یوسفی 00447872340123

ABC CERTIFIED

رجسٹرڈ سی پی ایل ۲۲۲

First ISO Certified Motor Cycle Battery Manufacturers.

National

**QUALITY
CONSCIOUS
PEOPLE**

BATTERY

ISO 9001:2000



**Winner of
International
and National
Awards for
QUALITY**



Customer's Satisfaction.....Our Success

National Battery Industries (Pvt.) Limited.

0300-4156297: خطائے نگینہ پر مبنی